بسم اللہ الرحمن الرحیم

[القواعد الاساسیہ فی علوم القرآن] ١

یہ کتاب چیک ہونا باقی ہے۔ لہذا اگر آپ کو سوال و جواب

میں کوئی خامی نظر آئے یا اس سے بہتر جواب معلوم ہو

تو ضرور مطلع فرمائیں۔ ان شاء اللہ آپ کا

مشورہ قبول کیا جائے گا۔ جزاک اللہ خیرا

موبائل نمبر: 6287370580 — 9352593539

نام:۔ محمد ہاشم رضا عزیزی

درجہ:۔ خامسہ

جامعہ:۔ فیضان مفتی اعظم ہند شاہجہانپور

القواعد الاساسیہ فی علوم القرآن

مقدمہ

[یہ مقدمہ ہے قرآن کے ان علوم کے بارے میں جو تفسیر کی اصول ہیں]

فائدہ :۔ جان لو کہ تفسیر کی اصول کو جاننا ضروری ہے تفسیر پڑھنے سے پہلے تاکہ انسان اس سے بصیرت تامہ حاصل کر سکے ۔
تو وہ شخص پہچان لیگا مکی ، مدنی ، ناسخ ، منسوخ ، اسباب نزول کو اور اس پر آیات کے معانی کا سمجھنا موقوف ہوتا ہے !

اور جو علم تفسیر میں داخل ہو گیا اصول کو جاننے سے پہلے تو وہ حرج میں پڑ جائیگا اور سستی کا شکار ہو جائیگا اور مقصد اس سے فوت ہو جائیگا

سوال :۔ علم تفسیر کس سے ماخوذ ہے اور علم تفسیر نام رکھنے کی وجہ کیا ہے ؟

جواب :۔ علم تفسیر انکے قول فَسَّرتُ الشَّیءَ سے ماخوذ ہے
اسکو علم تفسیر اسلئے کہتے ہیں کیونکہ یہ قرآن کو بیان کرتا ہے اور اسکی وضاحت کرتا ہے

سوال :۔ علم تفسیر کسے کہتے ہیں ؟

جواب :۔ علم تفسیر ایسا علم ہے جسکے اندر قرآن کریم کے احوال کے بارے میں بحث کیا جاتا ہے اسکے نازل ہونے کے اعتبار سے جیسے مکی ہونا مدنی ہونا سفر کا ہونا وغیرہ

سوال :۔ علم تفسیر کا موضوع کیا ہے ؟

جواب :۔ اللہ کا کلام ہے مذکورہ حیثیت سے

فائدہ :۔ قرآن کے معانی کے سمجھنے تک رسائی کا حاصل ہونا اور سمجھنے کے بعد اس پر عمل کرنا

القواعد الأساسیۃ فی علوم القرآن

سوال :۔ علم تفسیر کا ثمرہ کیا ہے؟

جواب :۔ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنا ہے اور سعادت بختی کے ساتھ دارین میں کامیاب ہونا ہے

سوال :۔ علم تفسیر کے واضع کون ہیں؟

جواب :۔ علم تفسیر کے واضع اللہ تعالیٰ ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو وہ علم الٰہی اور علم نبوی ہے

سوال :۔ وہ کس سے مستنبط ہوتا ہے؟

جواب :۔ وہ نفسِ قرآن اور سنت اور عرب کے اسلوب سے مستنبط ہوتا ہے

سوال :۔ اسکے مسائل کیا ہیں؟

جواب :۔ اس سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے احکام، عقائد، امثال، نصیحت کے بارے میں

سوال :۔ اسکی نسبت کیا ہے؟

جواب :۔ وہ اس طور پر کہ وہ علومِ دینیہ ہے بلکہ اس کا سردار ہے۔ کیونکہ وہ کتاب اللہ سے ماخوذ ہے اور اس پر ثبوت کے بعد اعتماد میں موقوف ہے

سوال :۔ اسکی فضیلت کیا ہے؟ اور کیوں ہے؟

جواب :۔ وہ اشرف واعلیٰ (بلند و بالا) علم ہے کیونکہ علم بلند ہوتا ہے اپنی موضوع اور اس علم کا موضوع بلند ہے لہٰذا یہ علم بھی بلند ہے

سوال :۔ قرآن کسے کہتے ہیں؟

جواب :۔ لغت میں قرآن ماخوذ ہے قرء سے اور وہ جمع ہے

عرف میں قرآن ایسا کلام ہے جو نازل ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اپنی ایک سورت سے عاجز کرنے والا ہے۔

فوائد

سوال :- قرآن کی تعریف میں جو قیود ہیں بیان فرمائیں ؟

جواب :- الکلام یہ جنس کے منزل میں ہے اور تمام کلام کو شامل ہے
المنزل یہ فصل ہے اس نے ان تمام کلام کو نکال دیا جو دیگر
نبیوں پر دوسری کتابیں نازل ہوئیں جیسے موسیٰ علیہ السلام پر تورات شریف
المعجز یہ فصلِ ثانی ہے اور یہ احادیثِ ربانیہ کو نکال دیا جیسے
حدیثِ صحیحین وغیرہ ۔

اعتراض :- تعریف لفظ معجز کو ذکر کیا ہے احکام، واقعات کو کیوں نہیں ذکر کیا اسکی جگہ ؟

جواب :- اگرچہ قرآن نزول الاعجاز کے علاوہ کے لیے بھی ہوا ہے اور
قرآن کو غیر قرآن سے ممتاز کرنے میں سب سے زیادہ اہم لفظ معجز ہی ہے
کیونکہ احکام کو ذکر کرتے صرف احکام ہی اسمیں شمار ہوتے اس وجہ سے معجز کو ذکر کیا

قولنا :- سورۃ منہ سے کیا بتانا چاہتے ہیں ؟

جواب :- اس چیز کے اقلِ مقدار کو بیان کرنا ہے جس سے اعجاز حاصل ہو جائے
اور وہ کم سے کم مقدار سورۃ کوثر ہے ۔ اور کم سے کم اعجاز
کم سے کم سورۃ سے حاصل ہوتا ہے اس لیے کہ وہ قرآن میں ایک
منفرد آیت نہیں ہے بلکہ ایک ایسی آیت ہے جو مستلزم ہوتی ہے ماقبل کو
بھی اور مابعد کو بھی مناسبت کرتے ہوئے تو وہ تین آیتیں ہیں ۔

نوٹ :- بعض نے قرآن کی تعریف میں المتعبد بتلاوتہ کا لفظ زیادہ کیا ہے ۔
تاکہ اس سے منسوخ تلاوت نکل جائیں

سوال :- سورۃ کسے کہتے ہیں ؟

جواب :- قرآن وہ مجموعہ جو کم سے کم تین آیتوں پر مشتمل ہو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی تعلیم سے سورۃ ایک خاص نام سے موسوم ہو اس کے ذریعے مذکور ہونے کی
وجہ سے اور اسکے ساتھ مشہور ہونے کی وجہ سے ۔

سوال :- آیت کسے کہتے ہیں ؟

جواب :- سورت کا وہ جز جو فاصلے سے ممتاز ہو اور فاصلہ وہ کلمہ ہے جو آیت کے آخر میں ہوتا ہے

المکیّ و المدنیّ

سوال :- مکی اور مدنی کے بارے میں علماء کے کتنے قول ہیں اور کون سا قول مشہور ہے ؟

جواب :- مکی اور مدنی سورت کے بارے میں علماء کے تین قول ہیں اور پہلا قول سب سے مشہور ہے

① مکی وہ ہے جو ہجرت سے پہلے نازل ہوئی - مدنی وہ ہے جو ہجرت کے بعد نازل ہوئی خواہ مکے میں ہو یا مدینہ میں فتح مکہ کے بعد ہو یا حجۃ الوداع کے بعد حضر میں ہو یا سفر میں یہ زیادہ اصح ہے ان دونوں کی تعریف میں ——

② مکی وہ ہے جو مکہ شریف میں نازل ہو اگرچہ ہجرت کے بعد ہو - مدنی وہ ہے جو مدینہ میں نازل ہو تو جو سفر میں نازل ہو اسے نہ مکی کہیں گے نہ مدنی بلکہ وہ سفری کہلائے گا

③ مکی وہ ہے جو مکہ والوں سے خطاب کے لئے نازل ہوئی ہو - مدنی وہ ہے جو مدینہ والوں سے خطاب کے لیے نازل ہوئی ہو ——

سوال :- مکی اور مدنی کی علامات علماء نے کیسا بیان کی ہے ؟

جواب :- علماء نے اسکی چند علامات بیان فرمائی ہے جن میں سے درج ذیل ہیں

① وہ تمام سورتیں جسمیں یاایھا الناس ہو اور اسمیں یاایھا الذین آمنوا نہ ہو تو وہ مکی ہے - سورۂ حج کے بعض آیتوں میں اختلاف ہے

② وہ تمام سورتیں جسمیں کلا ہو تو وہ مکی ہے

③ وہ تمام سورتیں جسمیں آدم علیہ السلام اور ابلیس کے قصے بیان ہوں تو مکی ہے سوائے سورۂ بقرہ کے

④ وہ تمام سورتیں جسمیں منافقین کا ذکر ہو تو مدنی ہے سوائے سورۂ عنکبوت کے

⑤ وہ تمام سورتیں جسمیں حدود اور فرائض کا ذکر ہو تو مدنی ہے اور وہ تمام جسمیں گزری ہوئی امتوں کا ذکر ہو تو وہ مکی ہے

سوال :- مدینے میں نازل ہونے والی سورتیں کتنی ہیں ؟

جواب :- مدینہ میں نازل ہونے والی سورتیں کل 29 ہیں جو درج ذیل ہیں

(1) بقرہ	(8) الحج	(15) المجادلہ	(22) الطلاق
(2) آل عمران	(9) النور	(16) الحشر	(23) التحریم
(3) النساء	(10) الاحزاب	(17) الممتحنہ	(24) القیامہ
(4) المائدہ	(11) محمّد	(18) الصف	(25) الزلزلہ
(5) الانفال	(12) الفتح	(19) الجمعہ	(26) القدر
(6) التوبہ	(13) الحجرات	(20) المنافقون	(27) النصر
(7) الرعد	(14) الحدید	(21) التغابن	(28) المعوذتان

اور باقی سورتیں مکے میں نازل ہوئی اور 85 سورتیں ہیں کیونکہ پورے قرآن میں 114 سورتیں ہیں

اَلحضرِیّ والسَّفریّ

سوال :- حضری اور سفری سورہ کسے کہتے ہیں ؟

جواب :- جو حضر میں سورت نازل ہوئی وہ حضری جو سفر میں نازل ہوئی وہ سفری ہے

سوال :- حضری اور سفری سورتوں کی مثال بیان فرمائیں ؟

جواب :- سفری کی مثال :- آیت تیمم - سورۂ مائدہ میں اسکا اوّل ہے
یاایھاالذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوۃ ہے کیونکہ یہ نازل ہوئی ہے محل میں جسکو ذات جیش کہا جاتا ہے اور ذو الحلیفہ کے پیچھے ہے اور ایک قول میں ہے کہ وہ مقام بیداء ہے اور ذو الحلیفہ مکے کے راستے سے مدینہ سے ہے
سفری کی ایک اور مثال :- سورۂ فتح جو نازل ہوئی شان حدیبیہ کے بارے میں [illegible] میں
حضری کی مثال بہت زیادہ ہے کیونکہ وہ اصل ہے تو حاجت نہیں ہے انکی مثال کو ذکر کرنے کی

[اللیلی والنہاری والصیفی والشتاء]

نوٹ :- یہ بھی زمانہ کے اعتبار سے منقسم ہوتا ہے "لیلی، نہاری، صیفی، شتاء"

سوال :- چاروں کی مثالیں بیان فرمائیں؟

جواب :- "نہاری" کی مثال بہت زیادہ ہیں کیونکہ وہ اصل ہے
"لیلی" کی مثال میں سے آیت تحویل قبلہ ہے
"صیفی" کی مثال آیت کلالہ ہے اور وہ اللہ کا قول "یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ" سے آخر تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے آیت صیف کہا ہے جیسا کہ ثابت ہوا ہے صحیح مسلم میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے
"شتاء" کی مثال اللہ کا قول ان الذین جاءو بالافک اللہ کا قول ورزق کریم تک سورہ نور میں تو یہ حضرت عائشہ سے صحیح ثابت ہے اس طور پر کہ یہ یوم شتات میں نازل ہوئی ہے

[اول ما انزل]

سوال :- قرآن میں جو پہلے نازل ہوئی ہے اسکے بارے میں علماء کا کیا قول ہیں؟

جواب :- اسکے بارے میں علماء کے چند اقوال ہیں جو درج ذیل ہیں

(1) جو سب سے صحیح ہے وہ ہے [اقرأ باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم]

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے جس وحی کی آمد کا آغاز ہوا وہ نیند کی حالت میں نظر آنے والے نیک خواب کی صورت میں تھی اسی لیے حضور جو بھی خواب دیکھتے وہ ظہور صبح کی مانند صحیح ثابت ہوتا پھر آپ کے دل میں خلوت وتنہائی کی طرف میلان پیدا ہوا وہی لئے

غارِ حرا میں خلوت اختیار کرکے کئی کئی راتوں تک مصروفِ عبادت رہتے
پھر حضرت خدیجہ کے پاس آکر اتنی ہی راتوں کے لیے مزید اشیاءِ خورد
و نوش لے جاتے حتی کہ غارِ حرا میں آپ کے پاس وحی آئی چنانچہ
فرشتہ آپ کے پاس آکر عرض گزار ہوا کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھیے
تو حضور فرماتے میں پڑھنے والا نہیں ہوں تو اس نے مجھے پکڑا اور دبایا حتی کہ
میں مشقت کو پہنچ گیا پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا پھر کہا پڑھیے
تو میں نے کہا میں پڑھنے والا نہیں ہوں اس طرح دو مرتبہ کیا اور تیسری مرتبہ
کہا اقرا باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرا
وربک الاکرم تک پڑھا بعض روایت میں ہے کہ مالم یعلم تک پڑھا
یہ حدیث اپنی طوالت کے ساتھ ہے

② یا ایھا المدثر ہے اسکو شیخان نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے روایت کی
کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے سوال کیا جو قرآن میں پہلے نازل ہوئی اسکے بارے میں؟
تو انہوں نے کہا یا ایھا المدثر پھر میں نے کہا یا اقرا باسم ربک؟ تو انہوں نے کہا
کہ میں تم کو وہ حدیث سناتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ بے شک میں
عبادت کر رہا تھا غارِ حرا میں تو جب میں نے عبادت پوری کر لی تو میں بطن وادی میں
اتر گیا تو میں نے اپنے آگے پیچھے دائیں بائیں دیکھا پھر میں نے آسمان کی طرف دیکھا
تو وہ جبریل علیہ السلام تھے تو مجھ پر کپکپی طاری ہو گئی تو میں خدیجہ کے پاس آیا
تو میں نے انکو حکم دیا کہ وہ مجھے چادر اڑھائیں تو اللہ نے یا ایھا المدثر قم فانذر —

سوال :- دونوں قولوں میں تو تعارض ہو رہا ہے تو اسکی تطبیق کی کیا صورت ہے ؟
جواب :- علماء نے اس تعارض کا جواب اس طور پر دیا ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں
اولیت سے مراد اولیت مخصوصہ ہے جو کہ سب سے مشہور ہے
تطبیق اس طور پر ہوگی کہ سورۂ مدثر اول ہے ڈرانے کے امر میں یعنی جو رسالت
کے لیے نازل ہوا سب سے پہلے وہ سورۂ مدثر ہے اور جو نبوت کے لیے سب سے
پہلے نازل ہوا وہ سورۂ اقرا باسم ربک الذی خلق ہے اور یہ جواب سب سے
اچھا اور درست ہے

بعض نے اس طور پر جواب دیا ہے کہ جابر کی حدیث سے مراد یہ ہے کہ سورۂ مدثر اول ہے مکمل سورت نازل ہونے کے اعتبار سے اور اسمیں کوئی تعارض نہیں ہے کیونکہ سورہ اقرأ اول ہے مطلقاً نازل ہونے کے اعتبار سے اسلئے کہ یہ ایک مرتبہ میں مکمل سورہ نازل نہیں ہوئی ہے بلکہ اسمیں سے شروع کا نازل ہوا ہے اور اسمیں کوئی تعارض نہیں ہے ــــ

③ سب سے پہلے جو نازل ہوئی وہ سورۂ فاتحہ ہے

④ سب سے پہلے جو نازل ہوئی وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے

اس سلسلے میں مذکورہ اقوال کے علاوہ اور بھی اقوال ہیں مگر وہ سند کے اعتبار سے ثابت نہیں ہے اور اگر صحیح بھی ہوں تو انکی تاویل یہ ہے کہ اول ما نزل حرف من کی تقدیر پر من اول ما نزل ہے یعنی فلاں سورت قسمت کے سب سے پہلے نازل ہونے والی سورتوں میں سے ایک ہے ــــ

[اَوَائِل مَخْصُوصَہ]

① پہلی جو مکہ میں نازل ہوئی وہ اقرأ باسم ربک الذی خلق ہے [علق]

② پہلی جو مدینہ میں نازل ہوئی وہ سورۂ بقرہ ہے اور کہا گیا کہ سورہ مطففین ہے [مطففین]

③ پہلی جو جنگ کے بارے میں نازل ہوئی وہ اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا ہے [حج]

④ پہلی وہ جو شراب کے بارے میں نازل ہوئی وہ یسألونک عن الخمر والمیسر [البقرہ]

⑤ پہلی وہ جو سجدہ کے بارے میں نازل ہوئی وہ سورۂ نجم ہے رواہ بخاری

⑥ پہلی وہ جو کھانے کے بارے میں نازل ہوئی مکہ میں وہ قل لا اجد فی ما اوحی الیّ محرما اور مدینہ میں انما حرم علیکم المیتۃ [البقرہ]

[اٰخر ما نزل]

سوال :- علماء کے کیا اقوال ہیں سب آخری آیت کے نازل ہونے کے بارے میں ؟

جواب :- اس بارے میں علماء کے چند اقوال ہیں لیکن سب سے مشہور پہلا قول ہے

① سب سے آخر میں جو نازل ہوئی وہ ہے [یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ] شیخان نے روایت کیا ہے

② ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ سب سے آخر میں جو نازل ہوئی وہ آیت ربٰی ہے اسکو امام بخاری نے روایت کیا وہ ہے اللہ کا قول [یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وذروا ما بقی من الربا]

③ نیز یہ بھی کہا کہ آخری آیت یہ ہے [واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ]

④ سعید بن مسیب نے کہا کہ آیتِ دَین ہے امام سیوطی نے بھی یہی کہا اور وہ مرسل ہے اور اسناد صحیح ہے

سوال :- ان سب اقوال میں تطبیق کی کیا صورت ہوگی ؟

جواب :- تطبیق کی صورت اس طرح ہوگی کہ سب سے آخر میں جو نازل ہوئی فرائض و احکام کے بارے میں وہ آیت کلالہ ہے جو اوپر مذکور ہے ۔ اور اسکے بعد جو تین اقوال ہیں تو وہ سب آیتیں ایک ساتھ ہی نازل ہوئیں ہو جس طرح مصحف کی ترتیب میں ہے معنی ہے اسمیں کو تعارض نہیں بلکہ یہ تینوں آیتیں ایک ترتیب پر نازل ہوئیں ۔

[معرفۃ سبب النزول]

سوال :- سبب کسے کہتے ہیں ؟ مثال بھی ارشاد فرمادیں ؟

جواب :- سبب ایسا واقعہ ہے جو قرآن نازل ہونے کی وجہ سے واقع ہوا جیسے سائل کی سوال کی وجہ سے یا کسی واقعہ کے پیش آنے کی وجہ سے

سوال :- قرآن کا نزول کتنے طرح کا ہوتا ہے ؟

جواب :- قرآن کے نزول کی دو (2) قسمیں ہیں ① ابتدائً نزول ② کسی سوال یا واقعہ کے بعد نزول

نوٹ :- علماء نے قسم ثانی کے بارے میں تتبع کیا تلاش کیا اور اسمیں مخصوص کتابوں کو تصنیف کی اور ان آیات کو بیان کیا جس سبب سے نازل ہوئی نیز ان سبب کو بھی بیان کیا اور اسمیں بہت زیادہ اجتہاد کئے کوشش کے بحث کئے اور سب سے مشہور مؤلف اس موضوع میں [لباب النقول فی اسباب النزول] ہے جو کہ حافظ سیوطی کی ہے رحمۃ اللہ علیہ

سوال :- شانِ نزول کی معرفت کا فائدہ کیا ہے ؟

جواب :- ① شانِ نزول کی معرفت میں فائدہ جلیلہ ہیں یعنی بہت فائدے ہیں

② حکمت کے طریقے کی معرفت جو حکم شرع کے باعث ہوں

③ وہ مضبوط طریقہ ہے قرآن کے معانی کے سمجھنے میں اسلئے کہ سبب کے جاننے سے مسبب کا جاننا حاصل ہوتا ہے

[مسائل تکرر نزول]

سوال :۔ قرآن مجید میں بعض آیتیں مکرر آئیں ہیں انکی وجہ کیا ہے؟
جواب :۔ متقدمین و متاخرین علماء کی جماعت نے ذکر کیا ہے کہ اس طور پر کہ قرآن میں جنکا نزول مکرر ہوا ہے اسمیں کچھ حکمتیں ہیں جو درج ذیل ہیں

(1) واعظ و نصیحت کے لیے (2) مقتضی کے موجود کی وجہ سے

بعض علماء نے ان میں سے ذکر کیا ہے آیت روح ۔ فاتحہ ۔ سورۂ اخلاص

اور ممکن ہے کہ جائز ہو مکرر ہونا نزول کا قرآت کے حرف کے اختلاف پر فائدہ کے لیے تو ایک مرتبہ آیت نازل ہوئی کسی حرف پر اور دوسری مرتبہ کسی اور حرف پر اور کوئی بعید نہیں کہ سورۂ فاتحہ نازل ہوئی ہو ایک مرتبہ [مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْن] کے حرف پر اور دوسرے مرتبہ [مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْن] کے حرف پر

[حفاظ القرآن و رواتہ]

سوال :۔ حضور کے اصحاب میں سے قرآن کریم کے حفاظ (رواۃ) کتنے ہیں جو مشہور ہیں؟
جواب :۔ حضور کے اصحاب میں سے قرآن کریم کے حفاظ (رواۃ) تو بہت ہی زیادہ ہیں لیکن مشہور یہ ہیں

(1) ابوبکر (2) عمر (3) عثمان (4) علی (5) عبداللہ بن مسعود (6) معاذ بن جبل
(7) ابی بن کعب (8) سالم بن معقل (9) زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہم
(10) عائشہ (11) حفصہ (12) ام سلمہ (13) عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہن

نوٹ :۔ جو شمار کیئے گئے مشہور رواۃ و حفاظ ایسا نہیں کہ انکے سوا کوئی اور نہیں ہے بلکہ انکے مثل دوسرے اور بھی بہت زیادہ ہیں جو غزوۂ بئر معونہ میں شہید ہو گئے 70 مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور ان کے مثل یوم یمامہ میں
اور ان قرآء صحابہ کا حصر جنہوں نے قرآن کو کامل و مخصوص طور جمع کیا جو کہ قریب محال تھا
انکے کثرت کی وجہ سے اور انکا کثرت سے شہر میں پھیلنے کی وجہ سے اور انکے جنگ یمامہ میں شہید ہونے کی وجہ سے

[ائمۃ القراءات]

سوال :- قرأت کے امام کتنے ہیں ؟

جواب :- قرأت کے امام 7 سات ہیں جو درج ذیل ہیں

① نافع :- وہ ابن عبد الرحمن بن ابو نعیم ہیں اور انہوں نے 70 تابعین سے لیا ان میں سے ابو جعفر ہیں

② ابن کثیر :- وہ عبد اللہ بن کثیر بن المطلب القریشی ہیں اور انہوں نے عبد اللہ بن السائب الصحابی سے لیا

③ ابو عمرو :- وہ ابن عمرو البصری المازنی ہیں اور انہوں نے تابعین سے لیا

④ ابن عامر :- وہ عبد اللہ بن عامر الیحصبی ہیں اور انہوں نے ابو درداء و اصحاب عثمان سے لیا

⑤ عاصم :- وہ ابن بهدلہ ابی النجود الاسدی ہیں انہوں نے تابعین سے لیا

⑥ حمزہ :- وہ حمزہ بن حبیب الزیات ہیں انہوں نے عاصم و الاعمش و السبیعی و منصور بن معتمر وغیرہ سے لیا

⑦ الکسائی :- وہ علی بن حمزہ بن عبد اللہ اسدی ہیں اور انہوں نے حمزہ و ابوبکر بن عیاش سے لیا

نوٹ :- پھر جیسے جیسے میں وہ قاری پھیل گئے پھر قراء اس طرح منتشر ہو گئے کہ ہر زمانے میں اسی طرح موجود رہے پھر ان 7 قاریوں میں سے ہر ایک کے دو دو $\frac{2}{2}$ قاری مشہور ہوئے

سوال :- 7 قاریوں کے دو دو قاری کا نام کیا ہے ؟

جواب :- ان سب کے دو دو قاریوں کا نام درج ذیل ہیں

	①	②	
نافع کے دو شاگرد	قالون	+ ورش	بلا واسطہ شاگرد
ابن کثیر کے دو قاری	قنبل	+ بزی	بلا واسطہ شاگرد
ابو عمرو کے دو قاری	دوری	+ سوسی	بلا واسطہ شاگرد
ابن عامر کے دو قاری	ھشام	+ ابن ذکوان	بلا واسطہ شاگرد
عاصم کے دو قاری	ابوبکر بن عیاش	+ حفص	بلا واسطہ شاگرد
حمزہ کے دو قاری	خلف	+ خلاد	بلا واسطہ شاگرد
کسائی کے دو قاری	دوری	+ ابو الحارث	با لواسطہ شاگرد

جمع القرأت علی الروایات

سوال :- فن قرأت میں سب سے پہلے تصنیف کس نے فرمائی ؟

جواب :- سب سے پہلے ابوعبید القاسم بن سلام پھر احمد بن جبیر الکوفی پھر اسماعیل بن اسحاق المالکی صاحب قالون پھر ابوجعفر بن جریر الطبری پھر ابوبکر محمد بن احمد بن عمر الداجونی پھر ابوبکر بن مجاهد پھر لوگ قائم رہے ابتداء سے انتہاء تک تالیف کے ذریعے انکی قسموں میں جمع کے طور پر منفرد کے طور پر مختصر طور پر اور مطول (طویل) طور پر نیز قرأت کے ائمہ بے شمار ہیں تحقیق تصنیف کی انکے طبقات میں حافظ الاسلام ابوعبد اللہ الذہبی پھر حافظ القرآت ابوالخیر بن الجزری

انواع القراءات بحسب الثبوت

سوال :- قرأت کی کتنی قسمیں ہیں ہر ایک کی تعریف بھی کریں ؟

جواب :- قرأت کی پانچ قسمیں ہیں جو درج ذیل ہیں مع تعریف ! آحاد

متواتر :- وہ ہے جسکو ایسی جماعت نے نقل کیا کہ ان کا جھوٹ پر متفق ہونا محال ہو اور ابتداء سے انتہاء تک ایسے ہی رہے — اکثر قرأت اسی طرح ہیں۔

مشہور :- وہ قرأت جسکی سند صحیح ہو اور تواتر کے درجے تک نہ پہنچی ہو اور قواعد عربیہ کے موافق ہو اگرچہ کسی وجہ سے ہو اور مصحف عثمانیہ میں سے کسی ایک کے موافق ہو اگرچہ موافقت احتمالاً ہو اور مشہور ہو قاریوں کے نزدیک

آحاد :- وہ قرأت ہے جسکی سند صحیح ہو لیکن مصحف عثمانیہ یا عربی قواعد کے مخالف ہو اور مذکورہ اقسام کی طرح مشہور نہ ہو اور نہ اسکو پڑھا جاتا ہو

شاذہ :- وہ قرأت جسکی سند صحیح نہیں ہو

نوٹ :- ھر یہاں ایک چھٹی قسم بھی ہے جو اقسام حدیث میں سے مُدرَج کے مشابہ ہے یہ وہ لفظ ہے جو قرأتوں میں بطور تفسیر بڑھا دیا جائے —

کیفیات القرآءت

سوال :۔ تجوید کسے کہتے ہیں ؟

جواب :۔ حروف کو ان کے حقوق دینا انکی ترتیب کی رعایت کرنا حرف کو اس کے مخارج اور اسکی اصل کی طرف پھیرنا وغیرہ الخ

سوال :۔ قرآن پڑھنے کے کتنے طریقے ہیں ؟

جواب :۔ قرآن پڑھنے کے تین طریقے ہیں (1) تحقیق (2) حدر (3) تدویر

سوال :۔ تینوں طریقوں کی وضاحت فرمائیں ؟

جواب :۔ (1) تحقیق :۔ ہر حرف کو اس کا حق دینا ہے جیسے مد کا اشباع، ہمزہ کی تحقیق الخ۔

(2) حدر :۔ سبک روی اور تیز رفتاری سے قرآءت کرنا اور ایسی تخفیف کرنا کہ جو روایت کی رو سے ثابت ہو جیسے قصر، تسکین وغیرہ الخ

(3) تدویر :۔ دونوں کے بیچ کو اختیار کرنا یہی ان اکثر ائمہ سے منقول ہے جنھوں نے منفصل کا مد کیا وغیرہ الخ

سوال :۔ کس کی قرآءت پر پڑھنے کی آقا نے ترغیب دلائی ہے ؟ اور کیوں ؟

جواب :۔ آقا نے جنکی قرآءت کی ترغیب دلائی ہے وہ ہیں ابن ام عبد یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ ۔ کیونکہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو تجوید قرآن کا ایک بڑا حصہ دیا گیا ہے

سوال :۔ علماء نے قرآن کو بغیر تجوید کے پڑھنے کو کیا کہا ہے ؟

جواب :۔ قرآن کو بغیر تجوید پڑھنے کو علماء نے لحن کہا ہے

سوال :۔ تجوید کے خلاف پڑھنے والے کے متعلق کیا حکم ہے ؟

جواب :۔ قرآن کو تجوید کے خلاف پڑھنے والے کو امام جزری نے فاسق کہا ہے

سوال :۔ کچھ الفاظ کے معانی بتائیں ؟ تلطیف ۔ غضا ۔ اسراف ۔ تعسف ۔ افراط ۔ تلقوہ ۔ لحنا ۔ حظا ۔ حلیۃ ۔ اور متعبدون

جواب ۔ (1) تروتازہ (2) زیادتی (3) زیادتی (4) کمی (5) لینا (6) لحن (7) حصہ (8) زیور (9) مکلّف

آداب تلاوت قرآن

سوال :- قرآن کے آداب پر پانچ سنتیں تحریر فرمائیں؟

جواب :- (1) قرآن کو پاک و صاف جگہ میں پڑھنا سنت ہے (2) قرآن کی تعظیم کی نیت سے مسواک کرنا سنت ہے (3) جب قرآن کی تلاوت کی جائے تو بغور سننا سنت ہے (4) آیت سجدہ پڑھنے کے وقت سجدہ کرنا سنت ہے (5) قرآن شریف کے ختم کے دن روزہ رکھنا سنت ہے —

سوال :- کس وقت قرآن کی تلاوت افضل ہے؟

جواب :- نماز میں پڑھنا سب سے افضل ہے پھر رات میں پھر نصف اخیر میں پھر مغرب و عشاء کے درمیان اور دن میں سب سے افضل صبح کے بعد ہے

اور جمعہ کی رات کو ابتدا کرنا مختار ہے اور جمعرات کی رات کو ختم کرنا

سوال :- کس دن قرآن کی تلاوت شروع کی جائے اور کس دن مکمل کی جائے؟

جواب :- جمعہ کی رات کو ابتدا کیا جائے اور جمعرات کی رات کو مکمل کیا جائے یہ افضل ہے

سوال :- قرآن مجید کے اختتام کے وقت کیا کرنا چاہئے اس پر حدیث سے استدلال کریں؟

جواب :- امام طبرانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اس طور پر کہ جب وہ ختم قرآن کرتے تو وہ اپنے گھر والوں کو جمع کرتے اور دعا کرتے

اور حضرت مجاہد سے مروی ہے فرمایا کہ وہ جمع کرتے تھے ختم قرآن کے وقت اور کہتے کہ قرآن مجید کے ختم کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے

لہذا ان حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید کے اختتام کے وقت گھر والوں اور دوستوں پڑوسیوں کو جمع کرنا چاہئے اور دعا کرنا چاہئے —

سوال :- قرآن مجید کی تلاوت کے لیے کونسی جگہ سب سے افضل ہے؟

جواب :- قرآن مجید کی تلاوت کے لیے سب سے اچھی جگہ مسجد ہے —

سوال :- ختم قرآن میں کہاں سے تکبیر کہنا مستحب ہے؟

جواب :- سورۂ ضحیٰ سے آخر قرآن تک تکبیر کہنا مستحب ہے اور یہ مکہ والوں کی قرأت ہے

سوال :۔ ختم قرآن کے بعد دوسرے ختم کی شروعات کرنے پر کوئی حدیث لکھیں ؟
جواب :۔ سنت یہ ہے کہ جب ایک ختم سے فارغ ہو جائے تو بعد ختم دوسرے ختم کو شروع کردے لحدیث الترمذی وغیرہ :۔ [احب الاعمال الی اللہ الحال والمرتحل الذی یضرب من اول القرآن الی آخرہ کلما حل ارتحل]
امام دارمی نے اسکو حسن سند سے ابن عباس سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑھتے [قل اعوذ برب الناس] تو شروع کرتے الحمد سے پھر پڑھتے سورۂ بقرہ سے [واولئک ھم المفلحون] تک پڑھا پھر دعاء کی دعاءِ ختم پھر کھڑے ہوئے واللہ اعلم بالصواب ۔

سوال :۔ تلاوت قرآن کے وقت کسی طرح کی گفتگو کرنا کیساہے اور اس پر امام حلیمی کا قول نقل کریں ؟
جواب :۔ امام حلیمی نے فرمایا کہ قرآن کی تلاوت کے مکالمہ یا گفتگو کرنا مکروہ ہے اسلئے کہ یہ اللہ کا کلام ہے تو مناسب نہیں ہے کہ اس پر کسی دوسرے کے کلام کو ترجیح دی جائے اور امام بیہقی نے انکی تائید فرمائی جو صحیح میں ہے کہ ابن عمر جب قرآت کرتے تو کلام نہیں کرتے حتی کہ وہ تلاوت قرآن سے فارغ ہو جاتے

سوال :۔ تلاوت قرآن کے وقت ہنسنا یا غافل کرنے والی چیز کی طرف دیکھنا کیسا ؟
جواب :۔ تلاوت قرآن کے وقت ہنسنا، کھیلنا، غافل کرنے والی چیزوں کی طرف دیکھنا مکروہ ہے

سوال :۔ قرآن مجید بھولنے کی نسبت اپنی طرف کرنا اور قرآن بھول جانا کیساہے بیان فرمائیں ؟
جواب :۔ یہ کہنا مکروہ ہے کہ میں بھول گیا یعنی فلاں آیت یا سورت بھول گیا بلکہ یہ کہا جائے کہ مجھے بھلا دیا گیا اس سے یعنی فلاں آیت وغیرہ حدیث صحیحین کی وجہ سے کیونکہ اسمیں اس چیز سے منع کیا گیا ہے کہ وہ اپنی طرف نسبت کرے
اور قرآن مجید کا بھولنا گناہ کبیرہ ہے حدیث ابو داؤد کی وجہ سے
اور وہ یہ ہے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ پر میری امت کے گناہ پیش کئے گئے میں نے اس سے بڑا کوئی گناہ نہ پایا کہ کسی شخص کو کوئی سورۃ یا آیت یاد ہو اور وہ اسکو بھول جائے ۔

سوال :- تعوذ پڑھنا کیا سنت ہے اور دلیل کیا ہے؟

جواب :- تلاوت قرآن سے پہلے تعوذ پڑھنا سنت ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

أي اذا اردت قراءته

سوال :- تعوذ کے پسندیدہ صفات کیا کیا ہیں اور کس نے کون سے صفات کو پسند کیا ؟

جواب :- امام نووی نے کہا کہ تعوذ کی پسندیدہ صفات یہ ہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

اور سلف صالحین کی جماعت نے اس پر زائد کیا السمیع العلیم کو یعنی

اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم

حمید بن قیس نے کہا اعوذ باللہ القادر من الشیطان الغادر

ابو سمال نے کہا۔ اعوذ باللہ القوی من الشیطان الغوی

ایک قوم نے کہا۔ اعوذ باللہ العظیم من الشیطان الرجیم

اور دوسروں نے کہا۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ ان اللہ ھو السمیع العلیم

امام حلوانی کہا "جامعہ" میں کہ استعاذہ کی تعریف کی کوئی انتہا نہیں ہے

بلکہ جس نے چاہا زائد کیا اور جس نے چاہا کمی کیا۔

سوال :- تسمیہ کو چھوڑنے والے کا حکم بیان کرتے ہوئے شروع قرآت اور درمیان قرآت

میں تسمیہ کا حکم بیان کریں ؟

جواب :- اکثر علماء کے نزدیک تسمیہ ایک آیت ہے تو جس نے تسمیہ کو چھوڑ دیا اس نے ایک

آیت کو چھوڑ دی اکثر کے نزدیک۔ شروع قرآت اور درمیان قرآت میں تسمیہ

پڑھنا مستحب ہے اس پر امام شافعی نے نص وارد کی

سوال :- حضور کس انداز سے قرآت فرماتے تھے حضرت انس کے قول کے مطابق لکھیں ؟

جواب :- بخاری شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

قرآت کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ حضور کی قرآت مد والی ہوتی تھی پھر پڑھ کر بتایا کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یعنی اللہ میں مد کرتے اور الرحمن میں مد کرتے اور الرحیم میں مد کرتے تھے

سوال :۔ قرآن کی تلاوت پر صحیحین میں جو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے وہ نقل فرمائیں ؟

جواب :۔ صحیحین میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ بے شک میں نے مفصل کو ایک رکعت میں پڑھا ہے

بے شک ایک قوم قرآن کو پڑھے گی تو قرآن انکے گلے سے نیچے نہیں اترے گا لیکن جب قرآن دل میں بس جائے تو اسمیں راسخ ہو جائے گا اور نفع بخش ہو جائے گا

سوال :۔ امام آجری نے "حملۃ القرآن" میں عبداللہ بن مسعود سے کیا روایت کیا تحریر کریں ؟

جواب :۔ جو روایت وہ روایت یہ ہے کہ تم قرآن کو جدا جدا نہ پڑھو اور قرآن کو شعر کی طرح جلدی جلدی نہ پڑھو اور ٹھہر جاؤ اسکے عجائبات کے پاس اور اس کے ذریعے اپنے دلوں کو جھنجھوڑ دو اور تم میں سے کوئی آخری کا ارادہ نہ کرے کہ جب ختم ہو

سوال :۔ ترتیل افضل ہے یا کثرتِ تلاوت اسکی مکمل تحقیق بیان فرمائیں ؟

جواب :۔ ایک پارہ پڑھنا ترتیل کے ساتھ بغیر ترتیل کے دو پارے پڑھنے سے افضل ہے اتنی ہی مقدار میں ۔ ترتیل سے پڑھنا مستحب ہے غور و فکر کرنے والوں کے لیے اس لئے کہ وہ زیادہ قریب ہے بڑائی اور عزت وغیرہ میں اور ترتیل دل میں بہت زیادہ تاثیر رکھتی ہے اور علماء نے اختلاف کیا ہے کہ کیا کم پڑھنے میں ترتیل افضل ہے یا زیادہ پڑھنا بغیر ترتیل کے افضل ہے تو ہمارے بعض ائمہ نے کہا کہ ترتیل کے ساتھ قرآن پڑھنا قدر و منزلت یعنی مرتبہ کے اعتبار سے بلند ہے اور عددِ حروف کے اعتبار سے زیادہ پڑھنا کثرت ثواب کے اعتبار سے زیادہ ہے

سوال :۔ امام زرکشی نے جو لکھا ہے ترتیل کے تعلق سے وہ لکھیں ؟ اور کمالِ ترتیل کیا ہے وہ بھی لکھیں ؟

جواب :۔ امام زرکشی نے "البرھان" میں لکھا ہے کہ کمالِ ترتیل الفاظ کو پُر پڑھنا اور اسکے حروف کو ظاہر کرکے پڑھنا اور حرف کا حرف میں مدغم نہ پڑھنا اور کہا گیا یہ سب سے کم مقدار ہے اور سب سے اکمل یہ ہے کہ اسکو اسکے نازل ہونے کے اعتبار سے پڑھے تو اگر وہ پڑھے ڈرانے والی آیتوں کو تو انکو ڈرانے والے لفظ کے ساتھ ہی پڑھے اور اگر وہ تعظیم والی آیتوں کو پڑھے تو تعظیم والے لفظ کے ساتھ پڑھے

سوال :- تدبر کی کامل صفت بیان کریں؟

جواب :- تدبر کی کامل صفت یہ ہے کہ جو وہ پڑھ رہا ہے اس کے معنی میں غور و فکر کرنے میں اس کا دل مشغول ہو جائے تو وہ ہر آیت کے معانی کو سمجھ جائے اور احکامات اور ممانعتوں پر غور و فکر کرے اور اسکے مقبول ہونے کا اعتقاد رکھے تو اگر وہ اس میں سے ہو جو پہلے کوتاہی کر چکا ہے تو وہ معذرت اور استغفار طلب کرے اور جب رحمت والی آیت سے گزرے تو وہ خوش ہو جائے اور سوال کرے رحمت کا اور اگر عذاب والی آیت سے گزرے تو گڑگڑانے لگے اور پناہ مانگے اور جب پاکی والی آیت سے گزرے تو پاکی بولے اور بڑائی بولے اور جب دعاء کی آیت سے گزرے تو گڑگڑائے اور طلب کرے

سوال :- حضور کی قرآت کا وصف حضرت حذیفہ کے قول کے مطابق لکھئے؟

جواب :- امام مسلم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات نماز پڑھی تو حضور نے سورۃ بقرہ کی شروعات کی تو اسکو پڑھا پھر آل عمران کی شروعات کی پھر اسکو پڑھا پھر نساء کی شروعات کی تو اسکو پڑھا لیکن وہ ان سب سورتوں کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھ رہے تھے جب تسبیح والی آیتوں سے گزرتے تو تسبیح پڑھتے اور جب سوال والی آیت سے گزرتے تو سوال کرتے اور جب پناہ والی آیت سے گزرتے تو پناہ مانگتے

سوال :- تدبر قرآن سے کیا مراد ہے جسکے بارے میں حدیث شریف میں اشارہ آیا ہے؟

جواب :- تدبر یہ ہے کہ قرآن مجید پڑھتے وقت کہے لبیک یعنی میں حاضر ہوں اگر اسکا تقاضی کرے جسکی طرف وہ حدیث اشارہ کر رہی ہے جسکو ابوداود، امام ترمذی نے روایت کیا کہ جو شخص پڑھے [والتین والزیتون] تو جب آخر تک پڑھ لے تو چاہئے کہ کہے "بلی"، اور کہے میں اس بات پر گواہوں میں سے ہوں ۔ اور جو پڑھے [لا اقسم بیوم القیامۃ] تو جب آخر تک پڑھ لے یعنی [الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی] تو چاہئے کہ کہے "بلی"، ۔ اور جو پڑھے [والمرسلت] تو جب پہنچ جائے [فبای حدیث بعدہ یومنون] تو چاہئے کہ کہے " آمنا باللہ " ۔

سوال :- حضور " سبح اسم ربک الاعلیٰ " پر کیا پڑھتے تھے ؟

جواب :- احمد اور ابو داؤد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب [سبح اسم ربک الاعلیٰ] پڑھتے تو کہتے " سبحان ربی الاعلیٰ "

سوال :- جنوں کے پاس حضور نے کونسی سورۃ پڑھی اور انہوں نے کیا جواب دیا ؟

جواب :- حضور نے صحابہ کرام کے پاس سورہ رحمٰن پڑھی اول سے آخر تک تو وہ سب جن خاموش رہے تو حضور نے فرمایا کہ تحقیق میں نے اسکو جنوں کے پاس پڑھا تو وہ سب تم سے اچھا جواب دیتے پھر فرمایا کہ جب میں پہنچا [فبأیّ آلاء ربکما تکذبان] تو سب جن کہتے اے ہمارے رب ہم تیری نعمتوں میں سے کسی کو نہیں جھٹلاتے ہیں اور کہتے اے اللہ تیرے لئے ہی حمد ہے

سوال :- حضور جب " واذا سألک عبادی عنی فانی قریب " پڑھ لیتے تو کیا پڑھتے تھے ؟

جواب :- حدیث شریف میں ہے کہ حضور جب " واذا سألک عبادی عنّی فانی قریب " پڑھتے تو کہتے [اللھمّ امرت بالدعاء وتکفلت بالاجابۃ ، لبیک اللھم لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک ، واشھد انک فرد احد صمد لم تلد ولم تولد ولم یکن لہ کفوًا احد ، واشھد ان وعدک حق ولقائک حق والجنۃ حق والنار حق والساعۃ آتیۃ لاریب فیھا ، وانک تبعث من فی القبور]

سوال :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم " ولا الضالین " پڑھنے کے بعد کیا کہتے اور کہنے کا انداز بیان فرمائیں حدیث کی روشنی میں ؟

جواب :- ابو داؤد وغیرہ رضی اللہ عنہم نے وائل بن حجر سے روایت کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا " ولا الضالین " کے بعد آمین کہتے ہوئے اور اسکے ذریعے اپنی آواز کو " ء " " ی " میں کھینچتے اور یہ قرآن کو قبول کرنے کے معنی میں ہے

اور امام طبرانی نے اسی لفظ سے تین مرتبہ آمین کے ساتھ روایت کیا اور امام بیہقی نے اسی لفظ کے ساتھ یہ بھی کہا " رب اغفرلی آمین "

سوال :- امام نووی نے تلاوت کے آداب میں سے کیا بیان کیا ہے؟

جواب :- امام نووی نے فرمایا کہ قرأت کے آداب میں سے یہ ہے کہ جب پڑھے
[وقالت الیہود عزیر ابن اللہ] [وقالت الیہود ید اللہ مغلولہ]
تو چاہئے کہ اپنی آواز کو پست کرلے اور امام نخعی نے ایسا ہی کیا

سوال :- تلاوت قرآن کے وقت مستحب کیا ہے؟

جواب :- تلاوت قرآن کے وقت رونا مستحب ہے اور جو رونے پر قادر نہ ہو وہ رونے جیسی صورت بنالے اور غمگین ہوجائے اور سر کو جھکالے اللہ تعالیٰ نے فرمایا
[ویخرون للاذقان یبکون]
صحیحین میں ابن مسعود کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھنے والی حدیث اسمیں ہے کہ قرأت کے دوران انہوں نے حضور کو دیکھا تو اچانک حضور کے دونوں آنکھیں (آنسوں بہہ) رہے تھے

سوال :- قرآن کس حالت میں نازل ہوا اور رونے والوں کے لیے کیا اجر ہے؟

جواب :- "شعبہ" میں ہے امام بیہقی نے سعد بن مالک سے مرفوعاً روایت کی کہ یہ قرآن نازل ہوا ہے حزن و کآبہ کے ساتھ تو جب تم اسکو پڑھو تو رو و تو اگر تم نہ رو سکو تو رونے جیسی صورت بنالو اور اسمیں عبدالملک بن عمیر سے مرسلاً روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کہ بے شک میں تم پر سورت پڑھتا ہوں تو جو روئے تو اسکے لیے جنت ہے تو اگر تم کو رونا نہ آئے تو رونے جیسی صورت بنالو

نوٹ :- اور حدیث میں ہے کہ قرآن کو حزن کے ساتھ پڑھو کیونکہ قرآن حزن کے ساتھ نازل ہوا ہے امام طبرانی سے مروی ہے کہ لوگوں میں سب سے اچھی قرأت اسکی ہے کہ جب وہ پڑھے تو غمگین ہو جائے

قرآن کے تلاوت کا وقت

سوال :- رونے کے حصول کا طریقہ کیا ہے جسکو رونا نہ آئے ؟

جواب :- "شرح مہذب" میں رونے کے حصول کا طریقہ یہ ہے کہ جو پڑھا ہے
اس کے بارے میں غور و فکر کرے ڈرانے والی آیتوں میں ، وعید کی آیتوں
میں سے وغیرہ وغیرہ پھر غور و فکر کرے ان معاملات میں کوتاہی کرنے کے سبب
تو اگر اس وقت بھی رونا اور غم نہ آئے تو چاہئے کہ اسکے نہ آنے پر روئے
کیونکہ وہ مصائب میں سے ہے

سوال :- قرآن کو کس انداز سے پڑھنا سنت ہے بالتفصیل بتائیں ؟

جواب :- اچھی آواز میں قرآن کو پڑھنا اور اسکو زینت دینا سنت ہے
ابن حبان وغیرہ کی حدیث کی وجہ سے [زینوا القرآن باصواتکم]
اور دوسرے لفظ کے ساتھ امام دارمی نے بیان کیا ہے [حسنوا القرآن
باصواتکم فان الصوت الحسن یزید القرآن حسنا]

اور ابن بزاز وغیرہ نے [حسن الصوت زینة القرآن] کو بیان کیا
اور اس میں بہت سارے احادیث ہیں - تو اگر تمہاری آواز اچھی نہیں ہے تو
جس قدر ممکن ہو اچھے انداز سے پڑھو اس حیثیت سے کہ آواز نہ نکلے
کھینچ تان اور گلوں کی حد تک اس وجہ سے کہ جو حدیث میں آیا
[اقرؤا القرآن بلحون العرب واصواتها وایاکم ولحون
اهل الکتابین واهل الفسق فانه سیجیء اقوام
یرجعون بالقرآن ترجیع الغناء والرهبانیة لا یجاوز
حناجرهم مفتونة قلوبهم وقلوب من یعجبهم شأنهم]
اس کو امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا

سوال :- اچھی آواز والے سے تلاوت قرآن کرانے کے تعلق سے کیا حکم ہے بالتفصیل حدیث کی روشنی میں تحریر فرمائیں ؟

جواب :- امام نووی فرماتے ہیں کہ اچھی آواز والے سے تلاوت قرآن کرانا مستحب ہے اور اسکو سننا حدیث صحیح کی وجہ سے کہ کوئی حرج نہیں ہے کہ جماعت کو جمع کیا جائے تلاوت کے لیے یا دور دور کیا جائے تلاوت کے لیے وہ اس طرح کہ ایک جماعت والے ایک ٹکڑا پڑھے پھر دوسری جماعت والے دوسرے ٹکڑے پڑھے

سوال :- تفخیم قرأت کا امام حلیمی نے کیا معنی بیان کیا ہے لکھیں ؟

جواب :- امام حلیمی نے اسکا معنی یہ بیان کیا ہے کہ اسکو پڑھے مردوں کی قرأت پر اور اسمیں آواز کو پست نہ کرے عورتوں کے کلام کی طرح اور اسمیں لیکن اس کراہت میں اس امالہ کے ساتھ پڑھنا داخل نہیں ہے جسکو بعض قراء نے پسند فرمایا اور تحقیق جائز ہے کہ قرآن تفخیم کے ساتھ نازل ہوا ہے تو رخصت دے دیا گیا اسکے ساتھ امالہ میں جس امالہ کو پسند کیا گیا

قاعدة في معرفة غريبه

سوال :- غریب کی تعریف اور اسکے متعلق حدیث میں جتنی وضاحت ہے لکھیں ؟

جواب :- الفاظ کے وہ معانی جنکی تلاش و جستجو کی حاجت پڑے لغت میں اسے غریب کہتے ہیں اور اسکا مرجع نقل اور مصنف کی کتب کی طرف رجوع کرنا اور اسکا خیال رکھنا چاہئے امام بیہقی نے امام ابوہریرہ کی حدیث سے مرفوعا روایت کیا ہے : اعربوا القرآن والتمسوا غرائبه - پھر اسکی وضاحت کتاب میں مطالعہ فرمائیں

سوال :۔ تفسیر میں اعراب سے کیا مراد ہے اور اسکا معنی بھی لکھیئے ؟
جواب :۔ تفسیر میں اعراب سے مراد غور و فکر کرنا ہے یعنی اسکے الفاظ کے معانی کو سمجھنا

سوال :۔ سمجھ کر قرآن کی تلاوت میں کتنا ثواب ہے اور بغیر سمجھ کر کتنا ؟
نیز بغیر نحوی اعراب کے قرآن مجید کی تلاوت کا کیا حکم ہے ؟
جواب :۔ سمجھ کر قرآن پڑھنے میں ہر حرف کے بدلے میں 20 بیس نیکیاں ملیگی
اور بغیر سمجھے پڑھنے پر 10 دس نیکیاں ملیگی
اور بغیر نحوی اعراب کے پڑھنے سے قرأت قرأت ہی نہیں اور نہ اسمیں کوئی ثواب ہے

سوال :۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے [فاکھۃ وابا] کے بارے میں کیا فرمایا ہے ؟
جواب :۔ حضرت عمر نے اسکے بارے میں یہ فرمایا کہ میں "فاکھۃ" کو جانتا ہوں
لیکن "اب" کیا ہے پھر اپنے آپ میں غور و فکر کیا تو کہا کہ اے
عمر یہ تو بے جا شوق ہے

سوال :۔ امام فریابی کے حدیث کا کچھ مفہوم بتائیں ؟
جواب :۔ فرمایا کہ میں پورے قرآن کو جانتا ہوں سوائے چار 4 کے اور وہ یہ ہیں
① غسلین ② وحنانا ③ واواہ ④ والرقیم

[فوائد معرفۃ الغریبہ]

سوال :۔ مفسر کے لیے کس فن کی معرفت ضروری ہے ؟
جواب :۔ مفسر کے لیے علم اصول تفسیر کی معرفت ضروری ہے

سوال :۔ حروف کی معرفت کہاں سے ہوگی اور اسماء اور افعال کی کہاں سے ہوگی "برھان" کی روشنی میں لکھیں ؟
جواب :۔ حروف کی معرفت نحو کی کتابوں سے اور اسماء اور افعال کی
علم لغت کی لغت کی کتابوں سے اور حروف کے معرفت کی

سوال :۔ غریب قرآن کی تفسیر میں سب سے بہتر سند کس کی ہے تحریر فرمائیں ؟

جواب :۔ غریب قرآن کی تفسیر میں سب سے بہتر سند وہ ہے جو ابن عباس سے وارد ہوا ابن ابو طلحہ کے طریقہ پر ۔

سوال :۔ ساق السیوطی فی الاتقان جمیع ما ورد من ذلک علی وجہ الاتقان والاستیعاب مرتبا علی السور

اس عبارت کی وضاحت فرمائیں ؟

جواب :۔ وضاحت :۔ قرآن کے کلمات غریبہ کی تفسیر میں بطریقہ ابن ابو طلحہ حضرت ابن عباس کے جو اقوال وارد ہیں انہیں امام جلال الدین سیوطی نے اپنی کتاب "الاتقان" میں سورتوں کی ترتیب کے مطابق استیعاب کے ساتھ بہترین انداز میں تحریر فرما دیا ہے ۔

سوال :۔ قرآن مجید تو افصح الفصیح ہے پر اس میں غرابت کیونکر ؟

اسکی پوری وضاحت فرمادیں ؟

جواب :۔ غریب کے دو معنی ہیں

① ایسا وحشی لفظ کا استعمال جو غیر مانوس ہو

② وہ استعمال جسمیں رائے کو کوئی دخل نہیں بلکہ اس کے معنی کو سمجھنے کے لیے رجوع کیا جاتا ہے نقل کی طرف

جیسے قسورۃ للاسد

سوال :۔ امام ابوبکر انباری نے غریب القرآن کے متعلق صحابہ و تابعین کا کیا انداز لکھا ہے قلم بند کریں ؟

جواب :۔ ابوبکر انباری نے فرمایا بہت سے صحابہ و تابعین سے یہ بات منقول ہے کہ غریب القرآن اور مشکل القرآن پر اشعارِ عرب سے دلیل لیتے تھے

سوال :۔ جب عبداللہ ابن عباس قرآن کے کسی لفظ کا معنی معلوم نہیں ہوتا تو کہاں تلاش کرتے تھے ؟

جواب :۔ جب عبداللہ ابن عباس قرآن کے کسی لفظ کا معنی معلوم نہیں ہوتا تو دیوان کی طرف رجوع کرتے یعنی اسمیں تلاش کرتے ۔

ما وقع فيه بغير لغة العرب

سوال :۔ قرآن مجید میں عجمی الفاظ آئے ہیں یا نہیں ؟

جواب :۔ اسکے بارے ائمہ کا اختلاف ہے تو اکثر کہتے ہیں کہ پورہ قرآن عربی ہے اور وہ یہ ہیں امام شافعی ۔ ابن جریر ۔ ابو عبیدہ ۔ قاضی ابوبکر ابن فارس وغیرہ انکی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے قرآناً عربياً اور دلیل اللہ کا قول ولو جعلناہ قرآناً اعجمياً لقالوا لولا فصلت آیاتہ ءاعجمی و عربی

اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے سخت تنکیر فرمائی ہے اس قائل کی جس قرآن میں کچھ عجمی شمار کیا ۔

سوال :- ابو عبیدہ کے قول کے مطابق قرآن مجید میں عجمی کے متعلق تحریر فرمائیں؟

جواب :- ابو عبیدہ کا قول یہ ہے کہ قرآن مجید واضح عربی زبان میں نازل کیا گیا ہے اور جو اسمیں غیر عربی گمان کرے تو تحقیق اس نے بہت بڑی بات کہہ دی۔

اس قول کے مقابل بعض لوگوں سے قرآن مجید میں عجمی لفظ کے جواز کے قول آئے ہیں ان میں سے ایک قول یہ ہے کہ عربیوں نے عربی میں غیر عربی الفاظ کو استعمال کیا ہے اور وہ عجمی الفاظ فصیح کے قائم مقام ہو گئے تو عربی ان سے اپنی مراد کا اظہار و بیان ہونے لگا تو قرآن میں ان الفاظ کا نزول ہوا

سوال :- زبان کے احاطہ کے متعلق امام شافعی کا قول نقل فرمائیں؟

جواب :- امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "الرسالۃ" میں کہ کسی زبان کا احاطہ نبی کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا

سوال :- اکابر پر الفاظ کے معانی مخفی رہ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب :- اکابر پر الفاظ کے معانی مخفی رہ سکتے ہیں جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ پر "فاطر و فاتح" کے معانی مخفی تھے

سوال :- ابو عبید القاسم کا قول قرآن مجید میں عجمی الفاظ کے متعلق مفصل تحریر فرمائیں؟

جواب :- ابو عبید القاسم نے فرمایا کہ میرے نزدیک صحیح بات یہ ہے کہ ان حروف کی اصل عجمی ہوتا ہے جیسا کہ فقہاء نے کہا لیکن وہ عربوں کے پاس واقع ہوئے لہذا میں نے ان کی زبان سے ان کا ترجمہ کیا اور میں نے انکو غیر عربی الفاظ سے انکی اپنی زبان میں تبدیل کیا اور پھر یہ عربی ہو گئیں پھر قرآن مجید نازل ہوا اور یہ حروف عربوں کے الفاظ کے ساتھ مل گئے تو جس نے کہا کہ وہ عربی ہے تو وہ سچا ہے اور جس نے کہا وہ عجمی ہے تو وہ بھی سچا ہے اور جوالیقی اور ابن جوزی اور دیگر اسی طرف گئے ہیں

هذه امثلة لتلك الالفاظ

سوال :- قرآن مجید میں عجمی الفاظ جو ہیں انکو لکھ کر ان کے معنی بتائیں ؟

جواب :- ① اَبَارِیْق - یہ فارسی لفظ ہے اسکا معنی ہے جگ - لوٹا
پہلا سے مراد یہ ہے کہ وہ برتن جسمیں آہستہ آہستہ پانی گرے - ② سے
مراد وہ برتن جسمیں سے تیزی سے پانی گرے لہذا دونوں کو جگ اور لوٹا سے تعبیر کیا۔

② اب - مغربی والوں کی زبان کا لفظ ہے اسکا معنی ہے گھاس

③ ابلعی - یہ حبشی زبان کا لفظ ہے اسکا معنی ہے گھونٹ گھونٹ پانی پینا

④ اخلد - یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے اسکا معنی ہے زمین کی طرف مائل ہو کر اس پر مقیم ہونا

⑤ الارائک - یہ حبشی زبان کا لفظ ہے اسکا معنی ہے تخت

⑥ استبرق - یہ عجمی لفظ ہے عجمی زبان میں موٹے ریشم کو کہتے ہیں

⑦ اسفارا - یہ سریانی لفظ ہے اسکا معنی ہے کتاب

⑧ اصری - یہ نبطی لفظ ہے اسکا معنی ہے عہد و پیمان

⑨ اکواب - یہ بھی نبطی لفظ ہے اسکا معنی ہے پیالہ

⑩ الاناہ - یہ مغربی لفظ ہے اسکا معنی ہے پکنا

⑪ اوّاہ - یہ حبشی لفظ ہے اسکا معنی ہے یقین کرنے والا

قاعدہ تتعلق بالتعریف والتنکیر

سوال :- جب کسی اسم کو دو مرتبہ ذکر کیا گیا ہو تو اسکے کتنے احوال ہونگے ؟

جواب :- جب کسی اسم کو دو مرتبہ ذکر کیا گیا ہو تو اسکے چار احوال ہونگے

① دونوں معرفہ ② دونوں نکرہ ③ پہلا معرفہ دوسرا نکرہ ④ پہلا نکرہ دوسرا معرفہ

سوال :- دونوں اسم معرفہ ہو تو کون سا معنی مراد لیا جائے گا ؟

جواب - دونوں معرفہ ہوں تو پہلا والا ہی معنی مراد لیا جائے گا جیسے اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم - میں دوسرا صراط بھی پہلے والے صراط کے معنی میں ہے

سوال :- دونوں نکرہ ہو تو دوسرا اسم کا معنی کیا ہوگا؟

جواب :- دونوں نکرہ ہو تو اکثر طور پر دوسرے کا معنی پہلے معنی سے الگ ہوگا جیسے اللہ الذی خلقکم من ضعف ثم جعل من بعد ضعف قوۃ ثم جعل من بعد قوۃ ضعفا و شیبۃ - تو اس میں پہلے والے ضعف سے مراد نطفہ ہے دوسرے ضعف سے مراد بچہ ہونا ہے اور تیسرے سے مراد بڑھاپا ہے

سوال :- کیا دونوں کو ایک ساتھ جمع کرنا ممکن ہے؟

جواب :- دونوں کو ایک ساتھ جمع کر سکتے ہیں اللہ کا قول :- فان مع العسر یسرا - ان مع العسر یسرا - ان میں دوسرے العسر سے پہلا والا ہی العسر مراد ہے اور دوسرا والا یسر پہلے والے یسر کے متغائر ہے

سوال :- اگر پہلا نکرہ ہو دوسرا معرفہ تو کون سا معنی مراد ہوگا؟

جواب :- پہلا نکرہ ہو دوسرا معرفہ تو دوسرا پہلے کے معنی میں ہو جائے گا عہد پر حمل کرتے ہوئے جیسے ارسلنا الی فرعون رسولا فعصی فرعون الرسول - اسمیں دو الرسول معرفہ جو کہ پہلے والے رسولا کے معنی میں ہے -

سوال :- اگر پہلا معرفہ دوسرا نکرہ ہو تو کونسا معنی مراد ہوگا؟

جواب :- اگر پہلا معرفہ دوسرا نکرہ ہو تو بات کا اطلاق نہیں کیا جائے گا بلکہ قرینہ پر موقوف ہوگا تو کبھی تو قرینہ قائم ہوگا تغائر پر جیسے ویوم تقوم الساعۃ یقسم المجرمون مالبثوا غیر ساعۃ - اسمیں دوسرے ساعۃ سے پہلا ساعۃ مراد نہیں بلکہ کچھ اور مراد ہے اور کبھی قرینہ قائم ہوگا اتحاد پر جیسے ولقد ضربنا للناس فی ھذا القرآن من کل مثل لعلھم یتذکرون قرآنا عربیا اسمیں دوسرے قرآنا سے القرآن پہلا والا ہی معنی مراد ہے

قاعدہ اخری فی التعریف والتنکیر

سوال :۔ نکرہ کے اسباب میں سے جب وحدت مراد ہو تو اس پر کوئی مثال پیش کرکے محل استشہاد بتائیں مع ترجمہ ؟

جواب :۔ نکرہ کے اسباب میں سے جب وحدت مراد ہو تو اسکی مثال یہ ہے ضرب اللہ مثلاً رجلاً فیہ شرکاء متشاکسون ورجلاً سلماً لرجل
یعنی اسمیں تینوں رجل سے ایک ایک مراد ہیں پہلے رجل سے غلام مراد ہے
اور دوسرے سے مراد کوئی اور غلام مراد ہے اور تیسرے سے آقا مراد ہے۔

سوال :۔ غشاوۃ کی وضاحت کریں کتاب کے مطابق ؟

جواب :۔ غشاوۃ سے مراد عجیب وغریب پردہ ہے جسکو لوگ نہیں جانتے اس حیثیت سے کہ اس نے وہ چیز کو چھپایا ہے جسکو کوئی پردہ چھپا نہیں سکتا

سوال :۔ ولتجدنھم احرص الناس علی حیاۃ ۔ اس آیت میں محل استشہاد بتائیں اور ترجمہ کریں

جواب ترجمہ :۔ اور بے شک تم ضرور انہیں پاؤگے سب لوگوں سے زیادہ جینے کی ہوس رکھتے ہیں
"حیاۃ" محل استشہاد ہے کیونکہ اس سے ایک نوع کو بیان کیا جارہا ہے
اور حرص کی زیادتی مستقبل میں ہوتا ہے نہ کہ ماضی اور حال میں

سوال :۔ کیا کسی آیت میں وحدت اور نوع ایک ساتھ مراد ہو سکتے ہیں
اگر ہاں تو مثال دیکر سمجھائیں ؟

جواب وحدت اور نوع ایک ساتھ مراد لے جا سکتے ہیں جیسے واللہ خلق کل دابۃ من ماء ۔ یہاں دابۃ سے دواب کے انواع میں سے ہر نوع مراد لے سکتے ہیں اور ماء سے ماء کے انواع میں نوع کو مراد لے سکتے ہیں اور دواب کے افراد میں سے ہر فرد کو بھی مراد لے سکتے ہیں اور ماء سے ماء کے افراد سے فرد کو مراد لے سکتے ہیں

سوال :- نکرہ کہاں تکثیر یا تعظیم کے لیے ہوگا اور کہاں دونوں کے لیے ہوگا یک جگہ قرآن سے مثال دیکر سمجھائیں؟

جواب :- نکرہ تعظیم کے لیے ہوگا جبکہ وہ معین ہو یا مشہور ہو جیسے فأذنوا بحرب سے کوئی بھی حرب مراد لیے سکتے ہو تعظیم کے طور پر تکثیر کے لیے ہوگا جیسے ان لنا لاجرا تو یہاں اجر سے مراد بہت زیادہ اجر اور کبھی دونوں ایک ساتھ مراد ہو سکتے ہیں جیسے اللہ کا قول وان یکذبوک فقد کذبت رسل تو رسل سے مراد تعظیم بھی لیے سکتے ہیں اور عدد کثیر بھی لے سکتے ہیں

سوال :- نکرہ تحقیر بیان کرنے کے لیے لایا گیا ہو قرآن سے مثال دیجیے اسکے بارے میں؟

جواب :- قرآن میں ان نظن الا ظنا یہاں جو نکرہ ہے وہ تحقیر بیان کرنے کے لیے ہے

سوال :- نکرہ تقلیل کے لیے ہو قرآن سے مثال دیکر تقلیل کے بارے میں کچھ وضاحت کریں؟

جواب :- نکرہ تقلیل کے لیے ہو جیسے ورضوان من اللہ اکبر۔ توضیح۔ یعنی اللہ کی تھوڑی سی رضا تمام جنتیوں سے بڑھکر ہے کیونکہ وہ سب اچھائیوں کی اصل ہے کسی نے اسکے بارے میں یہ شعر کہا!

قلیل منک یکفینی ولکن + قلیلک لا یقال لہ قلیل

سوال :- نکرہ کے کل اسباب کتنے ہیں کتاب کی روشنی میں بیان فرمائیں؟

جواب :- اس کتاب میں نکرہ کے کل 6 اسباب بیان کیے گئے ہیں اور وہ یہ ہیں

(1) ارادۃ الوحدت (2) ارادۃ النوع (3) التعظیم (4) التکثیر (5) التحقیر (6) التقلیل

سوال :- معرفہ کی کل کتنے اسباب ہیں بیان فرمائیں؟

جواب :- معرفہ کے کل 17 اسباب ہیں اور وہ یہ ہیں

(1) اضمار (2) + (3) التعظیم + الاھانت (4) اشارہ (5) لقصد تحقیرہ بالقرب (6) العلمیۃ (7) لقصد تعظیم بالبعد

سوال :- لفظوں تحقیرہ بالقرب کی کچھ وضاحت فرمائیں؟

جواب :- یعنی قرب کے ذریعہ تحقیر مقصود ہو جیسے اھذا الذی یذکر آلھتکم کیا یہی وہ شخص ہے جو تمہارے معبودوں کی برائی کرتا ہے تو یہاں جو اسم اشارہ جو لایا گیا ہے اسکے ذریعے تحقیر مقصود ہے یعنی کیا یہی وہ حقیر شخص ہے وغیرہ

سوال :- مفرد اور جمع کے متعلق قاعدے بیان فرمائیں؟

جواب :- افراد وہ یہ ہے کہ قرآن کے بعض آیات وارد ہوئے ہیں افراد کے صیغے کے ساتھ اکثر جگہوں میں اور جمع کے صیغے کے ساتھ دوسری جگہوں میں

جمع :- وہ یہ کہ قرآن کے بعض آیات وارد ہوئے ہیں جمع کے صیغے کے ساتھ اکثر جگہوں میں اور افراد کے صیغے سے دوسری جگہوں میں

قرآن میں سے لفظ السماء ، والارض تو قرآن میں ارض کا ذکر واقع ہے کیونکہ وہ مفرد ہے جمع نہیں اور اس وجہ سے کہ لفظ ارضون نہیں وارد نہیں ہوا ہے جمع کی ثقالت کی وجہ سے السماوات کے برخلاف اور یہی وجہ ہے کہ جب جب ارض کے جمع کے ذکر کا ارادہ کیا گیا تو اللہ نے فرمایا ومن الارض مثلھن یعنی مثلھن کے ذریعے جمع لایا گیا ہے اور رہا سماء تو وہ کبھی جمع کے صیغے اور کبھی مفرد کے صیغے کے ساتھ ذکر کیا گیا

سوال :۔ الریح کو مفرد اور جمع لانے کے نکتے مفصل لکھیں ؟

جواب :۔ الریح کو مفرد اور جمع ذکر کیا گیا ہے اس حیثیت سے رحمت کی جگہ میں جمع لائیں گے اور عذاب کی جگہ میں مفرد لائیں گے

سوال :۔ یہ جو مفرد اور جمع کے قواعد بیان ہوئے ہیں کیا یہ قاعدے کلیے کے طور پر ہیں ؟

جواب :۔ یہ قاعدہ کلیہ کے طور پر نہیں بلکہ اکثر کے اعتبار سے ہے اور اس میں اعتراض بھی ہوا ہے تو علماء نے مطولات میں اسکا جواب دیا ہے

سوال :۔ لفظ ھدی کتنے معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے اور کتاب میں کتنے معانی ذکر کیے گئے ہیں ؟

جواب :۔ لفظ ھدی 17 معانی کے لیے آتا ہے لیکن اس کتاب میں آٹھ معانی کے لیے ذکر کیے گئے ہیں

(1) الثبات (2) البیان (3) الدین (4) الایمان (5) التوحید (6) السنۃ (7) الالھام (8) التوبہ

سوال :۔ لفظ صلوۃ کتنے معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے کتاب کی روشنی میں لکھیں ؟

جواب :۔ لفظ صلوۃ بھی 8 معانی کے لیے آتا ہے

(1) الصلوات الخمس (2) صلوۃ العصر (3) صلوۃ الجمعہ (4) الجنازہ (5) الدعاء (6) الدین (7) القرأت (8) الرحمۃ والاستغفار

سوال :۔ لفظ فتنہ کتنے معانی کے لیے آتا ہے کتاب کی روشنی میں لکھیں ؟

جواب :۔ لفظ فتنہ 7 معانی کے لیے آتا ہے

(1) الشرک (2) الاضلال (3) القتل (4) المعذرۃ (5) القضاء (6) المرض (7) العبرۃ

سوال :- لفظ روح کتنے معانی کے لیے آتا کتاب کی روشنی میں مع مثال لکھیں ؟

جواب :- لفظ روح 5 پانچ معانی کے لیے آتا ہے

(1) امر جیسے و روح منہ (2) الوحی جیسے ینزل الملٰئکۃ بالروح

(3) القرآن جیسے واوحینا الیک روحًا من امرنا (4) جبرئیل جیسے

فارسلنا الیہا روحنا (5) روح البدن جیسے ویسئلونک عن الروح

سوال :- لفظ ذکر کتنے معانی کے لیے آتا ہے مع مثال لکھیں ؟

جواب :- لفظ ذکر 10 معانی کے لیے آتا ہے

(1) ذکر اللسان جیسے فاذکروا اللہ کذکرکم آباءکم (2) الحفظ جیسے

واذکروا ما فیہ (3) الطاعۃ والجزاء جیسے فاذکرونی اذکرکم

(4) الحدیث جیسے اذکرنی عند ربک (5) القرآن جیسے من اعرض عن ذکری

(6) الشرف جیسے وانہ لذکر لک (7) العیب جیسے اھذا الذی یذکر آلھتکم

(8) الوحی جیسے من بعد الذکر (9) الثناء جیسے وذکر اللہ کثیرا

(10) الصلوٰۃ جیسے ولذکر اللہ اکبر

[یجب علیہ مراعاۃ الامور]

سوال :- کتاب اللہ کی پوشیدہ چیزوں سے پردہ اٹھانے والے پر کن چیزوں کا جاننا ضروری ہے؟

جواب :- کتاب اللہ کی پوشیدہ چیزوں سے پردہ اٹھانے والے پر لازم ہے کہ وہ کلام میں غور و فکر کرے صیغے میں اور اسکے محل میں اس حیثیت سے کہ وہ مبتدا ہے یا خبر ہے یا فاعل ہے یا مفعول ہے اور مبادی کلام میں اور جواب میں اور اسکے علاوہ میں غور کرے

سوال :- حروف مقطعات کا اعراب بتانا کیسا ہے؟

جواب :- حروف مقطعات اس متشابہ کی قبیل سے ہے جس کا علم صرف اللہ کو ہے تو ان کا اعراب ذکر کرنا جائز نہ ہوگا

سوال :- مفسر اعراب کی تخریج کے وقت کن چیزوں کا لحاظ رکھے اور کس چیزوں سے بچے وضاحت کریں؟

جواب :- مفسر بعیدہ امور کمزور وجوہ اور شاذ لغات پر تخریج اعراب سے پرہیز کرے اور اقرب، قوی اور لغت فصیحہ پر تخریج کرے لیکن اگر کہیں وجہ بعید کے سوا کوئی اور صورت نہ بنے تو وہ معذور ہے

سوال :- قرآن مجید میں کن چیزوں کی تخریج جائز ہے اور کن چیزوں سے منع کیا گیا ہے مع مثال لکھیں؟

جواب :- قرآن مجید میں ان چیزوں کی تخریج جائز ہے جن کی مراد ہونے کا ظن غالب ہو اور اگر کسی وجہ کا غالب ظن نہ ہو تمام محتمل وجوہ کا ذکر کرے لیکن کسی ایسی وجہ پر عمل نہ کرے جس پر دلالت ظاہرہ نہ ہو اسی لئے فلا جناح علیھما ان یطوف بھما میں جناح پر وقف اور علیہ پر برانگیختہ کرنے کے لیے قائل کو خطاوار قرار دیا گیا کیونکہ غائب کا برانگیختہ کرنا ضعیف ہے

سوال :- سبح اسم ربك الاعلى - اس آیت میں الاعلى کس کس کی صفت بن سکتا ہے؟

جواب :- مذکورہ عبارت میں الاعلى الرب اور اسم دونوں کی صفت بن سکتا ہے

سوال :- اللہ تعالیٰ کے کلام میں وارد کسی لفظ پر زائد ہونے کا اطلاق کرنے سے کیا خرابی ہوگی؟
جواب :- خرابی یہ لازم آتی ہے کہ لفظ زائد بول لینے سے کبھی یہ خیال ہوتا ہے کہ اس کا کوئی معنیٰ نہیں جبکہ کلام اللہ مہمل اور بے معنی کی عیب سے پاک ہے اسی لیے بعض علماء نے زائد کہنے کے بجائے تاکید، صلہ، اور مقحم جیسے الفاظ کا استعمال کیا ہے

سوال :- رسم قرآن کی رعایت لازم ہے یا نہیں؟ نیز سلسبیلا کو جملہ امر قرار دینے والے کو خاطی کیوں کہا گیا؟
جواب :- رسم الخط کی رعایت کرنا لازم ہے یہی وجہ ہے کہ سلسبیلا کو جملہ امر یعنی سَل سبیلا قرار دینے والے کو خاطی کہا گیا کیونکہ اگر ایسا ہوتا جیسا کہ اس قائل نے کہا تو سَل اور سبیلا کو الگ الگ لکھا گیا ہوتا

سوال :- قرآن کے لحن سے پاک ہونے پر دلیل دیں؟
جواب :- قرآن اللہ کا کلام ہے اور یہ ہر طرح کے لفظی اور معنوی نقص سے پاک ہو کر آیا ہے
کقولہ تعالیٰ :- قرآنا عربیا غیر ذی عوج

سوال :- لحن کا معنیٰ بیان کرتے ہوئے معترضین کے نزدیک لحن کا اعراب بتائیں؟
جواب :- لحن کا معنیٰ یہ ہے جو مقرر کردہ عربی قواعد کے خلاف آئے ہو تو اسے لحن کہتے ہیں
معترضین کہتے ہیں کہ المقیمین کے بجائے المقیمون ہونا چاہیے

سوال :- المقیمین پر ترکیبی حیثیت سے اعتراض کرنے والوں کو جواب دیا ہے وہ لکھ کر ان معترضین کے اعتراض پر سوال قائم کریں کتاب کی روشنی میں؟
جواب :- میں کہوں گا یہ حرف ساقط المعنیٰ ہے اور اسمیں کوئی تعبیر نہیں اور اسمیں کوئی حجت نہیں - اعتراض ① صحابہ کرام کے بارے میں یہ کیسے گمان کیا جا سکتا ہے کہ وہ قرآن میں لحن کرتے تھے اس حال میں کہ وہ فصحاء تھے
اعتراض ② تو انکے بارے میں کیسے گمان کیا جا سکتا ہے اس قرآن میں جسکو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے لیا جس طرح نازل ہوا اور اسکی حفاظت کی اور محفوظ کیا اور مضبوط کیا اعتراض ③ انکے بارے میں یہ کیسے گمان کیا جا سکتا ہے کہ وہ خطا پر اور اسکی لکھاوٹ پر خطا پر جمع تھے

اعتراض (4) انکے بارے میں کیسے یہ گمان کیا جا سکتا ہے کہ وہ الرث نہ کرے اور اس سے روگردانی کرے اعتراض (5) کیسے حضرت عثمان کے بارے میں یہ گمان کیا جا سکتا کہ اسکی تغیر سے منع نہ کی اعتراض (6) کیسے یہ گمان کیا جا سکتا ہے کہ تواتر مسلسل جاری ہے اس پر جو اس خطا کا تقاضی کر دیا ہے اس حال میکہ وہ بالتواتر سلف سے خلف تک مروی ہے یہ اسمیں سے ہے کہ جسکو عقل محال سمجھے سلف سے خلف تک بالتواتر

سوال :- المقیمین کی درست ترکیب بتائیں کتاب کے مواقق ؟

جواب :- علماء کرام نے اسکے بارے میں بہت سارے جواب دیے ہیں جنکو مطولات سے طلب کیا جا سکتا ہے ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں ——

(1) المقیمین منصوب ہے علی المدح المقطوع بتقدیر امدح،

اور یہ بھی صحیح ہے کہ معطوف ہو مجرور پر یومنون بما انزل الیک میں یعنی یومنون المقیمین الصلوٰۃ اس سے مراد انبیاء ہیں یا فرشتے اور کہا گیا یومنون بدین المقیمین تو اس سے مراد مسلمان ہونگے اور کہا گیا باجابۃ المقیمین اور یہ بھی صحیح ہے کہ معطوف ہو جو قبل ہے اور یعنی من قبل المقیمین تو قبل کو حذف کیا گیا اور مضاف الیہ کو اسکے قائم مقام کیا گیا

سوال :- ان هذان لساحران - اس آیت میں لحن کس اعتبار سے ہے ؟

جواب :- لغت عربی کے قواعد یہ تقاضی کر رہے ہیں کہ ان هذین ہونا چاہئے کیونکہ وہ ان کا اسم ہے اور وہ منصوب ہوگا ی کے ذریعے جو کہ فتحہ کا نائب ہے

سوال :- ان هذان لساحران - اس پر ہونے والے اعتراض کے جواب دیں ؟

جواب :- اس پر ہونے والے اعتراض کے علماء نے کئی جواب دیئے ہیں جو درج ذیل ہیں -

(1) یہ انکی لغت پر جاری ہے جو تثنیہ کو تینوں حالتوں میں الف کے ساتھ بنائے ہیں اور یہ مشہور لغت کنانہ کی ہے یا ابن حارث کی

(2) ان کا اسم ضمیر شان ہے جو کہ محذوف ہے اور جملہ مبتدا خبر ہو کر ان کی خبر ہے

(3) ساحران مبتدا محذوف کی خبر ہے اور لهما محذوف ہے

(4) ان یہاں نعم کے معنی میں ہے (5) ھا ان کا اسم ضمیر قصہ ہے اور ذان لساحران مبتدا خبر ہو کر خبر

سوال:۔ ان الذین آمنوا والذین ھادوا والصابئون۔ اس آیت میں لحن کہنے والوں کا جواب تحریر فرمائیں؟

جواب:۔ معترضین یہ کہتے ہیں کہ قواعد عربیہ یہ تقاضی کرتا ہے کہ والصابئین ہونا چاہیے کیونکہ وہ ان کے اسم پر معطوف ہے اور انہوں نے یہ گمان کیا ہے کہ یہ لحن ہے اور ان کا کلام ساقط ہے اور باطل ہے

اس اعتراض کے بعض علماء نے چند جواب دیئے ہیں جو درج ذیل ہیں

① یہ مبتداء ہے اور اسکی خبر محذوف ہے یعنی والصابئون کذالک

② یہ معطوف ہے ان کے محل پر اسکے اسم کے ساتھ کیونکہ اسکے اسم کا محل رفع ہے مبتداء کی وجہ سے

③ یہ معطوف ہے ھادوا میں فاعل پر

المحکم والمتشابہ

سوال:۔ ھو الذی انزل علیک الکتاب منہ آیات محکمات الی آخرہ، اس آیت کے اعتبار سے قرآن پاک کتنی قسموں کی طرف منقسم ہوگا اور انکے کیا نام ہیں؟

جواب:۔ مذکورہ آیت کے اعتبار سے قرآن مجید دو قسموں کی طرف منقسم ہے ① محکم ② متشابہ

سوال:۔ محکم اور متشابہ کی تعیین میں سب سے مشہور قول کو بیان کریں؟

جواب:۔ محکم اور متشابہ کے بارے میں سب سے مشہور قول ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ہے اور وہ یہ ہے!

المحکم:۔ ناسخ کرنے والا ہے، حلال کرنے والا ہے، حرام کرنے والا ہے، حدود کو قائم کرنے والا ہے اور یہ وہ ہے کہ جس پر ایمان لایا جاتا ہے اور اس پر عمل کیا جاتا ہے

المتشابہ:۔ منسوخ ہے، مؤخر ہے، امثال ہیں، اقسام ہیں اور یہ وہ ہے کہ جس پر ایمان رکھا جاتا ہے لیکن اس پر عمل نہیں کیا جاتا ہے

سوال :۔ "قیل" کے ذریعے محکم اور متشابہ کی کیا تعریف بیان کی گئی ہے؟

جواب :۔ محکم وہ ہے جس کا معنی عقل میں آئے ۔ متشابہ جو ایسا نہ ہو

سوال :۔ آیات صفات اور حروف مقطعات کس تعریف میں داخل ہیں؟

جواب :۔ آیات صفات اور حروف مقطعات پہلی متشابہ میں داخل ہیں

سوال :۔ متشابہ کا کیا حکم ہے اور اس میں کیا اختلاف ہے بیان کریں؟
پھر اس میں پہلے مذہب پر کون علماء ہیں اور دوسرے پر کون بالتفصیل بیان کریں؟

جواب :۔ متشابہ کے حکم کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے کہ کیا متشابہ اس میں سے ہے جس کے علم پر مطلع ہونا ممکن ہے یا اس میں سے ہے کہ جس کا علم صرف اللہ کو ہے اسکے بارے میں 2 قولیں ہیں دونوں اختلاف کا منشاء اللہ کا اس قول میں ہے [والراسخون فی العلم] یا تو راسخون معطوف ہے یا راسخون مبتدا ہے یقولون خبر ہے اور واو استینافیہ ہے دونوں صورتوں میں ترجمہ یہ ہے
اگر معطوف مانے تو ترجمہ :۔ اسکی تاویل کو اللہ اور راسخون فی العلم جانتے ہیں
اگر مبتدا اور خبر مانے تو ترجمہ :۔ اسکی تاویل اللہ جانتا ہے اور راسخون فی العلم کہتے ہیں
ہم اس پر ایمان لائے ہیں

پہلے قول پر جو ہیں وہ یہ ہیں :۔ ان میں سے مجاہد ہیں اور وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں اور ابن منذر مجاھد کے طریقے سے ابن عباس سے روایت کرتے ہیں فی قولہ تعالیٰ :۔ وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم اور کہا میں اسکی تاویل کو جاننے والوں میں سے ہوں

دوسرے قول پر جو ہیں وہ یہ ہیں :۔ اکثر صحابہ و تابعین و تبع تابعین اور اسکے بعد خصوصاً اہل سنت گئے ہیں دوسرے کی طرف اور ابن عباس سے یہی سب سے اصح روایت ہے

سوال:۔ امام حافظ سیوطی کے قول کے مطابق کون سی روایت مذہب اکثرین
کی صحت پر دلالت کرتی ہے؟

جواب:۔ حافظ سیوطی فرماتے ہیں کہ مذہب اکثرین کی صحت پر دلالت کرتی ہے
وہ جسکو عبد الرزاق نے "تفسیر" میں اور حاکم نے "مستدرک"
میں ابن عباس سے روایت کیا اس طور پر کہ وہ پڑھتے تھے "وما یعلم
تاویلہ الا اللہ ویقول الراسخون فی العلم آمنا بہ" کیونکہ یہ
دلالت کرتی ہے کہ واو استئناف کے لیے ہے۔

سوال:۔ ابن ابوداؤد نے مصاحف میں ابن مسعود کی کونسی قرأت کو ذکر کیا ہے؟

جواب:۔ ابن ابو داؤد نے مصاحف میں اعمش کے طریقے پر روایت کیا کہا ابن
مسعود کی قرأت کے بارے میں "وان تاویلہ الا عند اللہ والراسخون
فی العلم یقولون آمنا بہ"

سوال:۔ شیخین وغیرہ نے متشابہ آیات کے علم کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی
کونسی حدیث روایت فرمائی؟

جواب:۔ شیخین وغیرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی "ھو الذی انزل علیک
الکتاب" سے "اولوا الالباب" تک فرماتی ہیں کہ حضور نے فرمایا
(فاذا رأیت الذین یتبعون ما تشابہ منہ فاولئک الذین سمّی
اللہ فاحذرھم)

سوال:۔ امام طبرانی نے کبیر میں متشابہ آیت کے علم کے متعلق حضور
کی کونسی حدیث ذکر فرمائی؟

جواب:۔ امام طبرانی نے "کبیر" میں ابو مالک الاشعری سے روایت کرتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "لا اخاف علی امتی الا
ثلاث خلال: ان یکثر لھم المال فیتحاسدون فیقتتلوا و
ان یفتح لھم الکتاب فیأخذ المؤمن یبتغی تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم
یقولون آمنا بہ کل من عند ربنا وما یذکر الا اولوا الالباب وان یروا ذا علمھم فیضیعوہ
ولا یبالون علیہ"

تو یہ آثار و احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ متشابہ کا علم صرف اللہ کو ہے اور یہ کہ اسمیں غور و فکر کرنا مذموم ہے

سوال :۔ قرآن مجید میں متشابہات کے ہونے کی کیا حکمت ہے بیان فرمائیں؟

جواب :۔ تحقیق بعض نے قرآن میں متشابہ کے وجود کی حکمت کی طرف اشارہ کیا اسکی معرفت سے عاجز ہونے کے باوجود تو کہا ہے کہ عقل کو آزمایا جاتا ہے متشابہ کی حقیقت کے اعتقاد کے ذریعے جیسکے بدن کو آزمایا جاتا ہے عبادت کی ادائیگی کے ذریعے جیسکے حکیم جب کتاب کو تصنیف کرتا ہے دراصلیکہ اس میں کچھ اجمال دیتا ہے تاکہ طالب علم کے لیے خشوع خضوع کی جگہ ہو جائے اپنے استاد کے سامنے اور جیسکہ بادشاہ منظاہر بناتا ہے جس سے وہ ممتاز ہو جائے جس علامت پر اسکا راز دار ہی مطلع ہوتا ہے ـــــ

سوال :۔ اگر عقل کو آزمائش میں نہ ڈالا جائے تو کیا خرابی لازم آئے گی؟

جواب :۔ اگر عقل کو آزمایا نہ جائے تو عالم ضرور علم کی اکڑ میں مسلسل قائم رہتا اس آزمائش کے باعث عزت بندگی کی وجہ سے عجز کے ساتھ سکون پاتا ہے اور متشابہ اسی کے ذریعے عقلیں اپنے خالق حقیقی کے لیے اپنے قصور کا اعتراف کرتے ہوئے جھک جاتی ہے

سوال :۔ قال الراسخون (ربنا لا تزغ قلوبنا) کیا کہنا چاہ رہے ہیں؟

جواب :۔ راسخین خشوع خضوع کرتے ہیں اپنے پروردگار کے علم لدنی کے استغراق کی وجہ سے بعد اس کے کہ وہ پناہ طلب کرتے ہیں نفسیاتی کجروی سے

سوال :۔ متشابہ میں پڑنے کا حکم بتائیں؟

جواب :۔ متشابہ میں پڑنا مذموم ہے

سوال :۔ متشابہ کی اقسام مع تعریف لکھیں؟

جواب :۔ دو قسمیں ہیں (1) وہ جسے محکم کی طرف پھیرا جائے اور محکم میں اسکا اعتبار کیا جائے (2) جسکی حقیقت پر واقفیت کا کوئی راہ نہ ملے اور یہ وہ ہیں جو کجی اتباع کرتے ہیں اصل ذریعے تو وہ اسکی تاویل کو طلب کرتے ہیں اور وہ حقیقت تک نہیں پہنچ پاتے تو وہ اسمیں شک کرتے ہیں اور فتنے پھیلاتے ہیں

سوال :۔ آیات صفات محکم میں سے ہیں یا متشابہ میں سے مع امثلہ بیان فرمائیں؟

جواب :۔ آیات صفات متشابہ میں سے ہے جیسے اللہ کا قول فانک باعیننا الرحمن علی العرش استوی وغیرھما۔

سوال :۔ جمہور اہلسنت اور محدثین کا متشابہ کے متعلق کیا موقف ہے؟

جواب :۔ جمہور اہلسنت ان میں سے سلف اور اہلحدیث اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اسکے معنی مراد کو اللہ کی طرف سپرد کرتے ہیں اور وہ اسکی تفسیر خود سے نہیں کرتے ہاں اللہ کو اس معنی سے پاک قرار دیا جاتا ہے جو حقیقی طور پر ذہن میں آتے ہیں اور جو ظاہری لفظ سے سمجھے جاتے ہیں

سوال :۔ بعض اہلسنت اور امام الحرمین متشابہ کے متعلق کس جانب گئے ہیں؟

جواب :۔ بعض اہلسنت اس کی تاویل کی طرف گئے ہیں جو اللہ جل شانہ کے زیادہ لائق ہے امام حرمین بھی اسی طرف گئے ہیں پھر اس سے رجوع کیے تو کہا الرسالہ النظامیۃ میں کہ ہم دینی اعتبار سے جسکو پسند کرتے ہیں اور جس چیز کے سبب ہم اللہ کی فرمانبرداری کرتے ہیں وعدے میں اور وہ پچھلی امتوں کی پیروی کرنا ہے کیونکہ انہوں نے ہمیشہ احتراز کیا ہے متشابہ کے معنی نکالنے سے

سوال :۔ ابن صلاح نے متشابہ کے متعلق کیا فرمایا ہے؟

جواب :۔ ابن صلاح نے کہا ۔ ہم اسی طریقہ پر ہے جو پیچھے گزرا امت کے سرداران مضبوطی سے قائم رہیں ۔ اور ائمہ فقہاء اور قائدین کے اسکو پسند کیا اور ائمہ حدیث نے اسی طرف بلایا اور اعلان کیا اور متکلمین صحابہ میں سے کوئی بھی نہ اس سے روگردانی کی اور نہ انکار کیا ۔

سوال :۔ ابن دقیق العید نے متشابہ الفاظ کے متعلق کس طرح کا طریقہ اختیار کیا؟

جواب :۔ ابن دقیق نے درمیانی طریقہ اختیار کیا اور فرمایا کہ جب تاویل لسان العرب کے قریب ہو تو اسکا انکار نہیں کیا جائے گا یا دور ہو تو سکوت کریں گے اور اسکے اس معنی پر ایمان لائیں گے جو معنی رب کی پاکی بیان کر دیا ہو اور جنکا معنی ان الفاظ سے ظاہر ہو جو سمجھے جاتے ہوں عرب کے محاورات سے

اور ہم اسکے قائل ہوں گے لیکن توقف کے جیسا کہ اللہ کا قول ہے یا حسرتیٰ
علی ما فرطت فی جنب اللہ تو یہاں جنب سے مراد حق ہے

سوال:۔ بعض سورتوں کی ابتداء میں جو متشابہ حروف ہوئے ہیں ان کے علم کے متعلق
کونسی بات مختار ہے اور ابن منذر وغیرہ نے فواتحہ سور کے متعلق
کونسا قول روایت کیا ہے؟

جواب:۔ بعض سورتوں کے شروع میں جو متشابہ حروف ہوئے ہیں ان میں مختار بات
یہ ہے کہ وہ راز ہے جسکو صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ اسی کو ابن منذر نے
شعبی سے روایت کیا کہ فواتح السور کے بارے میں سوال کیا گیا
تو کہا کہ ہر کتاب کے کچھ راز ہوتے ہیں اور اس کتاب یعنی قرآن
کا راز فواتح السور ہیں

سوال:۔ ابن حاتم وغیرہ نے "الم، الر" کے معانی کے متعلق
ابن عباس کا کونسا قول روایت فرمایا ہے؟

جواب:۔ ابن حاتم وغیرہ نے ابو ضحیٰ کے طریقے سے ابن عباس سے روایت
کیا اللہ کے قول میں الم کہا میں ہی اللہ زیادہ جانتا ہوں
المص کہا انا اللہ افصل الر میں ہی اسکو دیکھتا ہوں

[قاعدة فی مقدمتا و ماخرة]

سوال:۔ کس لفظ کو سمجھنے کے لیے تقدیم و تاخیر والے قاعدے کی حاجت ہوتی ہے؟
جواب:۔ جسکا معنیٰ ظاہر میں مشکل ہو تو جب پہچان لیا جائے کہ تقدیم و تاخیر
کے باب سے ہے تو معنیٰ واضح ہو جائے گا یہ لائق ہے اس بات پر دلالت کرتی ہے
کہ ایک مختلف کتاب لکھی جائے

سوال:- ابن حاتم نے قتادہ سے کس کس آیت میں تقدیم و تاخیر کا قاعدہ روایت کیا ہے؟

جواب:- ابن ابی حاتم نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا درج ذیل آیت میں تقدیم و تاخیر کے متعلق:-

① فلا تعجبك اموالهم ولا اولادهم انما يريد الله ليعذبهم بها في الحياة الدنيا فرمایا کہ یہ تقدیم کلام میں سے ہے یعنی اس طرح سے ہونا چاہئے تھا۔ لا تعجبك اموالهم ولا اولادهم في الحياة الدنيا انما يريد الله ليعذبهم بها۔ ای في الآخرة

② ولولا كلمة سبقت من ربك لكان لزاما واجل مسمى فرمایا کہ یہ بھی تقدیم کلام میں سے ہے یعنی یہ ہونا چاہئے تھا۔ لولا كلمة واجل مسمى لكان لزاما

③ اني متوفيك ورافعك الي فرمایا یہ تقدیم و تاخیر کے باب سے ہے یہ ہونا چاہئے تھا۔ رافعك الي ومتوفيك

سوال:- ابن جریر نے ابن زید سے اللہ کے کس قول میں تقدیم و تاخیر روایت کی؟

جواب:- ابن جریر نے ابن زید سے روایت کیا اللہ کے اس قول میں
ولولا فضل الله عليكم ورحمته لاتبعتم الشيطان الا قليلا
فرمایا کہ یہ آیت تقدیم و تاخیر کے باب سے ہے یہ ہونا چاہئے تھا۔ اذاعوا به الا قليلا منهم ولولا فضل الله عليكم ورحمته لم ينج قليل ولا كثير

[العام والخاص]

سوال ا:- عام کی تعریف کریں کتاب کی روشنی میں اور کون کون سے الفاظ عام پر دلالت کرتے ہیں لفظ کی چند مثالیں کتاب کی روشنی میں تحریر فرمائیں ؟

جواب ا:- عام ایسا لفظ ہے جو بغیر کسی حصر کے ان تمام افراد کو شامل ہو جو اسکے لائق ہے۔ عام پر دلالت کرنے والے الفاظ درج ذیل ہیں

① کل :- جیسے کل من علیہا فان۔ کل سے تمام لوگ مراد ہیں

② الذی + التی - تثنیہ اور جمع - جیسے والذی قال لوالدیہ اف لکما۔ تو اس سے مراد ہر وہ شخص ہے جس نے یہ بات کہی

③ ای + ما + من :- شرط کے طور پر استفہام کے طور پر اور موصول کے طور پر جیسے من یعمل سوءًا یجز بہ یہاں من سے تمام لوگ مراد ہیں

④ الجمع المضاف :- جیسے یوصیکم اللہ فی اولادکم

④ اسم الجنس والمضاف - جیسے فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ

⑤ معرف باللام - جیسے واحل اللہ البیع

⑥ النکرۃ فی سیاق النفی والنہی - جیسے فلا تقل لھما اف

سوال ا:- عام کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں ہر ایک کی تعریف کریں کتاب کے مطابق چند مثالیں بھی تحریر کریں ؟

جواب ا:- عام کی تین قسمیں ہیں

① الباقی علی عمومہ - قرآن میں اسکی کثیر مثالیں ہیں اور یہ سب آیتیں احکام فرعیہ کے علاوہ ہیں کیونکہ احکام فرعیہ پر تخصیص کا دخول اکثر صحیح ہوتا ہے جیسا کہ کہا

ما من عام الا ولیمکن ان یدخلہ التخصیص۔

جیسے ان اللہ بکل شئ علیم

② العام المراد بہ الخصوص - وہ لفظ عام وارد ہونے والا ہو اسکو جو تمام افراد کو شامل نہ ہو۔ نہ لفظ کی جہت سے نہ حکم کی جہت سے عام مراد ہو بلکہ افراد میں سے ایک فرد میں الفاظ کو استعمال کر دیا جائے جیسے فنادتہ الملائکۃ وھو قائم یصلی فی المحراب۔ یہاں ملائکہ سے مراد صرف جبرائیل علیہ السلام ہیں کیونکہ انہوں نے ہی پکارا

③ العام المخصوص — اسکی امثلہ میں سے ہے جو نص قرآن سے خاص کر لیا گیا ہو
جیسے والمطلقات یتربصن بانفسھن ثلاثۃ قروء اسکو خاص کر لیا
گیا ہے آنے والی آیت سے — اذا نکحتم المومنات ثم طلقتموھن
من قبل ان تمسوھن فما لکم علیھن من عدۃ
اور اس آیت سے واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن

قاعدۃ فی مجملہ ومبینہ

سوال :- مجمل کی تعریف کیا ہے ؟
جواب :- مجمل وہ ہے جس کی دلالت واضح نہ ہو

سوال :- مجمل کی تعریف میں کس کا اختلاف ہے ؟
جواب :- مجمل کی تعریف میں داؤد ظاہری کا اختلاف ہے

سوال :- آیت کے مجمل ہونے کی جواز پر درست قول کیا ہے ؟
جواب :- سب سے درست قول یہ ہے کہ اسکے ذریعے اسکے ساتھ مکلف ہونا باقی نہیں رہتا

سوال :- آیت کے مجمل ہونے پر چند مثالیں تحریر کریں ؟
جواب :- ① آیت سرقہ — کہا گیا کہ یہ مجمل ہے ید کے بارے میں اسلئے کہ اسکا اطلاق کیا جاتا ہے گٹوں تک — کہنی تک — کاندھا (مونڈھا) تک عضو پر —
اور مجمل ہے قطع میں اسلئے کہ اسکا اطلاق کیا جاتا ہے ابانت پر اور جرح پر

② وامسحوا برؤسکم — کہا گیا ہے کہ یہ مجمل ہے مسح کل وبعض کے درمیان شک کی وجہ سے

③ وہ آیت جسمیں شرعی اسماء ہیں واقیموا الصلوۃ وآتوا الزکاۃ —
فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ — ولله علی الناس حج البیت

کہا گیا ہے کہ یہ مجمل ہے صلوۃ کا ہر دعاء کے احتمال کی وجہ سے
صوم کا ہر امساک کے لیے۔ حج کا ہر قصد کے لیے اور اس سے مراد وہ ہے
جو اس پر لغوی دلالت نہ کرے تو محتاج ہو گا بیان کی طرف
اور کہا گیا کہ ضروری ہے کہ اسکو محمول کیا جائے اس تمام پر جو ذکر کیا
مگر جسکو دلیل کے ذریعے خاص کر لیا گیا ہو

[قاعدہ فی ناسخہ و منسوخہ]

سوال :- نسخ کسے کہتے ہیں ؟
جواب :- نسخ وہ خطاب ہے جو دلالت کرے حکم کے رفع پر
جو مقدم خطاب سے ثابت ہوا ہو
سوال :- نسخ کس کے ساتھ خاص ہے ؟
جواب :- نسخ امت محمدیہ کے ساتھ خاص ہے
سوال :- نسخ کتنے معانی کے لیے آتا ہے ؟ اور وہ کیا ہیں ؟
جواب :- نسخ چار معانی کے لیے آتا ہے ؟
اور وہ یہ ہیں

آر بانیہ

(1) زائل کرنے کے معنی میں جیسے فینسخ اللہ ما یلقی الشیطان ثم یحکم اللہ
(2) تبدیل کے معنی میں جیسے واذا بدلنا آیۃ مکان آیۃ
(3) تحویل کے معنی میں (4) ایک جگہ سے دوسری جگہ کے نقل کے معنی میں

سوال :- نسخ میں علماء کا اختلاف کیا ہے؟
جواب :- کہا گیا کہ قرآن منسوخ نہیں کیا جاتا مگر قرآن کے ذریعے ہی جیسے
اللہ کا قول :- ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نأت بخیر منہا او مثلہا
مفسرین نے کہا۔ کہ قرآن کے مثل اور قرآن سے بہتر نہیں ہے مگر قرآن ہی
کہا گیا ہے کہ بلکہ اللہ قرآن کو سنت کے ذریعے بھی منسوخ کرتا ہے کیونکہ یہ بھی
اللہ کے پاس سے ہی ہے جیسے وما ینطق عن الھوی اور اسمیں
آیت وصیت شامل ہے

سوال:۔ نسخ کے مقامات کیا ہیں؟

جواب:۔ نسخ واقع ہوتا ہے صرف امر - نہی میں اور اگرچہ خبر کے لفظ سے ہو
اور رہا وہ خبر جو طلب کے معنی سے نہ ہو تو نسخ اسکو داخل نہ ہوگا
اور ان میں سے ہے وعد اور وعید

سوال:۔ قرآن میں نسخ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب:۔ قرآن میں نسخ کی تین قسمیں ہیں

سوال:۔ تینوں قسموں کی مع امثلہ کچھ وضاحت فرمائیں؟

جواب:۔ پہلی قسم:۔ تلاوت منسوخ ہو حکم کے ساتھ حضرت عائشہ فرماتی
ہیں کہ اسکے بارے میں جو نازل ہو عشر رضعات معلومات
تو پانچ معلومات کے ذریعہ منسوخ کر دیا گیا تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا چکے اور یہ اسمیں سے ہے جسکو قرآن
میں سے پڑھا جاتا ہے اسکو شیخان نے روایت کیا۔

دوسری قسم:۔ منسوخ ہو حکم کے لیے نہ کہ تلاوت کے لیے یعنی حکم منسوخ
ہو اور تلاوت باقی ہو۔ یہ وہ قسم ہے جسکے بارے میں کتابیں ابھی
تک موجود ہے اور یہ حقیقت کے اعتبار سے بہت کم ہے
اس معاملہ میں لوگوں نے بہت سی آیتیں شمار کرائی ہے تو
ان محققین میں سے قاضی ابوبکر بن العربی اسکے درمیان
اور اسکو بیان کیا
اسمیں سے اللہ کا یہ قول ہے کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت
ان ترک خیر الوصیۃ للوالدین والاقربین بالمعروف حقا علی المتقین
یہ آیت ورثہ کے لیے وصیت کا وجوب کا فائدہ دیتا ہے اور یہ منسوخ ہے
آیت مواریث سے اور کہا گیا بحدیث - الا لا وصیۃ لوارث
اور کہا گیا بالاجماع حکاہ ابن العربی

تیسری قسم:۔ تلاوت منسوخ ہو حکم منسوخ نہ ہو - یعنی یہاں نسخ
نسبت کرتے ہوئے صرف تلاوت کے لیے ہے تو اسکی قرآت ثابت
نہیں ہوگی تو اسکی تلاوت پر قرآن کی تلاوت کا ثواب نہیں ملے گا

سوال :- حکم کی رفع اور تلاوت کی بقاء میں کیا حکمت ہے ؟

جواب :- اسکے دو جواب ہیں (1) قرآن جیسا کہ تلاوت کیا جاتا ہے تاکہ اسکے حکم کو پہچان لیا جائے اور اس پر عمل کیا جائے اسی طرح اسکی تلاوت کی جاتی ہے اسکا کلام اللہ ہونے کی وجہ سے تو اس پر ثواب دیا جائیگا تو اسی حکمت کی وجہ سے تلاوت کو چھوڑ دیا گیا

(2) نسخ اکثر طور پر تخفیف کیلئے ہوتا ہے تو تلاوت باقی رکھا گیا مشقت کا رفع کے ذریعہ نعمت کو یاد دلانے کیلئے

اور رہا وہ جو قرآن میں وارد ہو نسخ کے طور پر جیسے کہ حاصل تھے تاکہ ہم سے پہلے والی شریعت میں تھی یا ابتداء اسلام میں تھا تو یہ بھی قلیل العدد جیسے بیت المقدس کا استقبال قبلہ سے منسوخ ہونا آیۃ قبلہ کے ذریعہ اور صوم عاشوراء کا منسوخ ہونا صوم رمضان کے ذریعہ

سوال :- حزب ثالث کی حکمت پر روشنی ڈالیں ؟

جواب :- اس امت کی اطاعت کا ظاہر ہونا فضل یا توقف یا قیاس کے طلب کے بغیر اللہ کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے جان کی بازی لگا دینے میں ہے اور یہ سب سے آسان معاملہ ہے جیسا کہ خلیل کو نشانی (جلدی) کی خواب کے ذریعہ اپنے لڑکے کی ذبح کرنے کی طرف اور خواب وحی کا ادنیٰ درجہ یعنی طریقہ ہے ۔

[قاعدۃ فی مشکلہ وموھم الاختلاف والتناقض]

سوال :- کیا اللہ کے کلام کے اندر کسی آیت میں اختلاف ہے اگر نہیں تو اس پر دلیل کیا ہے ؟

جواب :- اللہ کے کلام کے اندر کسی آیت میں اختلاف نہیں ہے جیسا کہ اللہ نے فرمایا

ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا ۔

سوال:۔ ایک شخص کو قرآن کی سورۃ الانعام کی آیت نمبر 23 اور سورۃ النساء کی
آیت نمبر 42 میں کیا اختلاف لگا اور عبداللہ بن عباس نے کیا جواب دیا؟

جواب:۔ اس شخص کو 23 اور 42 میں یہ اختلاف واقع ہوا کہ آیت نمبر 23 میں
یہ بیان کیا گیا ہے کہ ان کا فتنہ نہیں مگر یہ کہ وہ کہیں گے اللہ کی قسم ہم نے اپنے رب کے ساتھ
کسی کو شریک نہیں کیا جبکہ 42 میں لکھا ہوا ہے کہ وہ اللہ سے کچھ بھی یعنی کوئی بات
نہیں چھپا سکتے تھے لیکن پہلے آیت 23 میں چھپا رہے ہیں یعنی اپنی بات کو
چھپا کر جھوٹی بات کر رہے ہیں ۔ عبداللہ بن عباس نے اس طرح جواب دیا
اللہ کا قول کہ ان کا فتنہ نہیں ہے مگر یہ کہ وہ کہیں گے اللہ کی قسم ہم نے اپنے رب کے ساتھ
کسی کو شریک نہیں کیا ۔ کیونکہ جب وہ قیامت کے دن دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ
مسلمانوں کی اور گناہگاروں کی بخشش فرما رہا ہے سوائے شرک کے وہ بڑے بڑے
گناہگاروں کی مغفرت فرمائے گا تو مشرکین اس کا انکار کریں اپنی مغفرت کی
امید کرتے ہوئے تو وہ کہیں گے کہ اللہ کی قسم ہم نے اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں
کیا تو اللہ ان کے منہوں پر مہر لگا دے گا تو ان کے اعضاء کلام کریں گے ان کے ہاتھ اور پاؤں
جو انہوں نے کیا تھا تو اس وقت جنہوں نے کفر کیا اور نافرمانی کی حضور کی وہ اگر ان
پر زمین برابر ہو جائے تب بھی وہ اللہ سے کوئی بات نہیں چھپا سکتے ۔

سوال:۔ سورۃ الصافات کی آیت نمبر 27 اور سورۃ المومنون کی آیت نمبر 101 میں کیا
اختلاف لگا اور اس کا عبداللہ بن عباس نے اس کا کیا جواب دیا وہ لکھیں؟

جواب:۔ سورۃ المومنون کی آیت نمبر 101 میں ہے جب صور پھونکا جائے گا تو نہ ان میں
رشتے رہیں گے اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھے اور صافات آیت 27 میں ہے
اور بعض بعض کی طرف سوال کرتے ہوئے متوجہ ہوں گے تو پہلے میں ہے کہ بات نہیں
کریں گے اور دوسری آیت میں ہے بات کریں گے تو اس کا جواب اس طرح سے دیا کہ
جب صور پھونکا جائے گا تو کڑک جائے گا جو زمین میں ہے اور آسمان میں ہے
مگر جو اللہ چاہے تو نہ ان میں رشتے رہیں گے اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھیں
پھر دوسری بار جب صور پھونکا جائے گا تو جب بھی وہ کھڑے ہو کر دیکھیں گے اور بعض بعض
کی طرف سوال کرتے ہوئے متوجہ ہوں گے یعنی یہاں دونوں سورتوں میں
فرق ہے کہ ~~صافات~~ مومنون میں پہلے صور کے بارے میں بیان ہے اور صافات میں دوسرے صور
کا بیان ہے

[قاعدہ فی مطلق و مقید]

سوال ا:۔ مطلق کی تعریف بیان کریں کتاب کی روشنی میں؟

جواب ا:۔ مطلق وہ ہے جو بغیر قید کے ماہیت پر دلالت کرے۔
اور وہ مقید کے ساتھ ایسے ہی ہے جیسے عام خاص کے ساتھ

سوال:۔ مطلق کو مقید کی طرف پھیرنے کے متعلق علماء کا کیا فرمان ہے؟

جواب:۔ علماء نے فرمایا ہے کہ جب مطلق کو مقید کرنے پر دلیل پائی جائے تو اسی کی طرف پھیر دیا جائے گا ورنہ نہیں۔ بلکہ مطلق اپنے اطلاق پر اور مقید اپنی تقیید پر باقی رہے گا اس لیے کہ اللہ نے فرمایا ہم سے یعنی اپنے خطاب فرمایا لغت عربیہ کے ذریعے۔

سوال:۔ کس صورت میں مطلق کو مقید کی طرف پھیرا جائے گا اور کس صورت میں نہیں ضابطہ بیان کریں اور کتاب کی روشنی میں مع مثال لکھیں؟

~~جواب:۔ ضابطہ یہ ہے کہ اللہ نے صفت یا شرط کے ذریعہ حکم کو مقید کر کے بیان کیا ہے پھر دوسرا حکم وارد ہوا ... خود ذکر کریں~~

جواب ا:۔ ضابطہ یہ ہے کہ اللہ جب کسی چیز کے بارے میں کوئی حکم کسی صفت یا شرط کے ساتھ ذکر فرمائے پھر ایک اور حکم کسی صفت یا شرط کے بغیر مطلق آئے تو دیکھا جائے گا کہ اس حکم کے مطابق کی کوئی اصل ہے یا نہیں!
اگر حکم مقید کے علاوہ اور اس کی کوئی ایسی اصل نہ ہو جس سے اس حکم کو متعلق کیا جائے تو اس حکم مطلق کی اس حکم مقید کی تقیید ضروری ہوگی۔
اور اگر حکم کو مقید کے علاوہ اس حکم مطلق کی کوئی اصل موجود ہو تو اس حکم مطلق کو ان دونوں میں سے کسی ایک کے متعلق کرنا دوسرے کی نسبت اولیٰ نہ ہوگا

امثلہ (1) رجعت، فراق، وصیت پر گواہی میں عدالت یعنی عادل ہونے کی شرط لگائی جائے گی جیسے اللہ کا قول۔ واشھدوا ذوی عدل منکم۔ اور قولہ تعالیٰ:۔ شھادۃ بینکم اذا حضر

احدکم الموت حین الوصیۃ اثنان ذوا عدل منکم — تو ان دونوں آیتوں میں گواہ کے عادل ہونے کی شرط لگائی گئی ہے — لیکن بیع و شراء کے بارے میں گواہ بنانے میں مطلق لایا گیا ہے عدالت کی شرط نہیں ہے جیسے۔ واشھدوا اذا تبایعتم و قولہ تعالیٰ۔ فاذا دفعتم الیھم اموالھم فاشھدوا علیھم تو ان دونوں آیت میں گواہ میں عادل ہونے کی شرط نہیں لگائی گئی ہے تو ان دونوں میں بھی عدالت کی شرط لگائی جائے گی یعنی مطلق کو مقید کیا جائے گا

قاعدۃ فی منطوقہ و مفہومہ

سوال :— منطوق کی تعریف بیان کریں ؟

جواب :— منطوق وہ ہے کہ لفظ اس پر دلالت کریں جو محلِ نطق میں ہو

سوال :— مفہوم کی تعریف بیان کریں ؟

جواب :— مفہوم وہ کہ لفظ اس پر دلالت کرے جو محلِ نطق میں نہ ہو

سوال :— مفہوم کی کتنی قسمیں ہیں اس میں سے ما یوافق حکمہ المنطوق کی تعریف کریں؟

جواب :— مفہوم کی دو قسمیں ہیں (1) مفہوم موافق (2) مفہوم مخالف

پہلا وہ کہ جسکا حکم منطوق کے موافق ہو تو اگر وہ اولیٰ ہو تو اسکا نام فحوی الخطاب رکھا جاتا ہے جیسے فلا تقل لھما اف کی دلالت کرنا ضرب کی تحریم پر اسلئے کہ وہ زیادہ سخت ہے اف سے بھی — اور اگر اولیٰ نہ ہو تو اسکا نام لحن الخطاب رکھا جاتا ہے جیسے ان الذین یاکلون اموال الیتامیٰ ظلما کی دلالت کرنا جلانے کی حرمت پر کیونکہ جلانا کھانے کے برابر تلف کرنے میں

سوال :— ما یخالف حکمہ المنطوق کی کتنی قسمیں ہیں شمار کریں نیز ان میں سے چند کی مثال بھی لکھیں ؟

جواب :- اسکی چار قسمیں اس کتاب میں مذکور ہیں جو درج ذیل ہیں
(1) مفہوم صفت - نعت ... ظرف یا عدد ہوگا جیسے
ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا تو اسکا مفہوم یہ ہے کہ اگر غیر فاسق
کوئی خبر لیکر آئے تو اسکی خبر کے بارے میں چھان بین یعنی غور و فکر نہیں
کیا جائیگا ایک عادل کی خبر کو قبول کرنا واجب ہوگا
(2) شرط (3) غایت (4) حصر جیسے لا الہ الا اللہ
انما الحکم اللہ تو اسکے علاوہ کوئی معبود نہیں وغیرہ

سوال :- قرآن مجید میں خطاب کتنی قسموں پر ہے کچھ کی مثالیں لکھیں؟
جواب :- قرآن میں خطاب تین قسموں پر ہے
(1) وہ قسم جو صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے صلاحیت رکھے اور یہ
وہ ہے جسکو خصائص سے موسوم کیا جاتا ہے جیسے یا ایہا الرسول
بلغ ما انزل الیک من ربک میں لفظ یہ خطاب حضور ہیں
(2) وہ قسم جو حضور کے غیر کے لیے صلاحیت رکھے
(3) وہ قسم جو حضور اور انکی امتی سب کے لیے صلاحیت رکھے وغیرہ

[قاعدۃ فی حقیقتہ و مجازہ]

سوال :- حقیقت اور تحقیق کی تعریف کریں؟
جواب :- حقیقت :- ایسا لفظ مستعمل ہے جسمیں اسکو ابتداءً وضع کیا گیا ہو
تحقیق :- وہ ہے جو مستعمل ہو انکی اصطلاح میں جماعت مخاطب سے

سوال :- مجاز کے تعلق سے جمہور کا موقف تحریر کریں اور جمہور کے مخالفین
کا موقف مع دلیل لکھیں اور مخالفین کا رد بھی تحریر کریں؟
جواب :- رہا مجاز تو جمہور اسکے وقوع کے قائل ہیں لیکن ایک جماعت نے
اسکا انکار کیا ہے اور انکی دلیل یہ ہے کہ مجاز جھوٹ کا بھائی ہے
1

اور قرآن اس سے پاک ہے اور یہ کہ مشکل معدول نہیں ہوتا ہے مگر جب حقیقت تنگ ہو تو مجاز کو مستعار لیا جاتا ہے اور یہ اللہ کے لیے محال ہے!

مذکورہ بالا دلیل باطل ہے۔ کیونکہ اگر مجاز کو ساقط کر دیا جائے تو قرآن کا حسن کے حصہ سے ساقط ہونا لازم آئے گا اور تحقیق بلغاء حضرات اس بات پر متفق ہیں کہ مجاز حقیقت سے بلیغ ہوتا ہے اور اگر واجب قرار دیا جائے قرآن کا مجاز سے خالی ہونا تو واجب ہوگا کہ قرآن خالی ہو حذف، تو کید، تشبیہ قصص وغیرہ سے

سوال:۔ مجاز کی قسمیں مع مثال لکھیں؟

جواب:۔ مجاز کی دو قسمیں ہیں

(1) مجاز فی الترکیب اور اسکو مجاز الاسناد اور مجاز العقلی بھی کہا جاتا ہے اور اسکا علاقہ ملابست کا ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ فعل یا شبہ فعل کی اسناد کی جائے اس کے غیر کی طرف جسکے لیے اصالتاً ملابسہ نہ ہو جیسے واذا تلیت علیھم آیاتہ زادتھم ایمانا۔ یہاں زیادتی کی نسبت وہ اللہ تعالی کا فعل ہے آیات کی طرف کیونکہ وہی اسکا سبب ہے

(2) مجاز فی المفرد۔ اور اسکو مجاز لغوی بھی کہا جاتا ہے۔ اور وہ لفظ کا استعمال کرتا ہے غیر موضوع لہ میں اولاً

سوال:۔ مجاز فی المفرد کی کتنی انواع ہیں؟ کچھ کی مثال بھی لکھیں؟

جواب:۔ مجاز فی المفرد کی 9 قسمیں ہیں

(1) الحذف - واسأل القریۃ یعنی اھل

(2) الزیادۃ - لیس کمثلہ شیئ - یعنی لیس مثلہ شئی

(3) اسم الکل علی الجزء - یجعلون اصابعھم - یعنی اپنے پوروں کو

(4) عکسہ۔ (5) تسمیۃ الشئی باسم ما کان علیہ

(6) تسمیتہ باسم مایؤول الیہ (7) اطلاق اسم الحال علی المحل

(8) تسمیۃ الشئ باسم آلتہ (9) اطلاق الفعل والمراد مشارفتہ

ومقاربتہ وارادتہ

[قاعدۃ فی الحصر و الاختصاص]

سوال ا:- حصر کی دونوں تعریفیں کریں؟ اور حصر کی قسمیں بھی تحریر کریں؟

جواب ا:- حصر- ایک امر کا دوسرے امر کے ساتھ تخصیص کرنا ہے مخصوص طریقوں سے
اور اس کو کہا جاتا ہے حکم کو ثابت کرنا مذکور کے لیے اور اسکی نفی
کرنا ماسوا اسکے علاوہ ہے اس سے -

حصر کی دو قسمیں ہیں ① قصر الموصوف علی الصفت ② قصر الصفت علی الموصوف

① کی مثال - وما محمد الا رسول ② کی مثال - لا الہ الا اللہ

سوال - حصر کے کتنے طریقے ہیں نیز کچھ کی مثال بھی لکھیں؟

جواب ا:- حصر کے چار طریقے ہیں۔

① نفی + استثنیٰ - خواہ نفی لا سے ہو یا ما یا اور غیر ہو اسی طرح
استثنیٰ الا سے ہو یا اسکے علاوہ سے جیسے
لا الہ الا اللہ ___ وما من الہ الا اللہ

② انما - ③ تقدیم المعمول جیسے ایاک نعبد ای لا غیرک

④ ضمیر الفصل جیسے - واللہ ھو الولی ای لا غیرہ

[قاعدۃ فی الایجاز و الاطناب]

سوال ا:- ایجاز کی تعریف اور اقسام لکھیں؟

جواب ا:- ایجاز - وہ کثیر معانی کو کم الفاظ میں وضع کرنا ہے - وافی ہو غرض
مقصود سے ابانت اور افصاح کے ساتھ

ایجاز کی 2 قسمیں ہیں ① ایجاز قصر ② ایجاز حذف

ایجاز قصر کا دوسرا نام ہے ایجاز البلاغت - اور یہ کثیر معانی کا شامل

ہوتا ہے کم الفاظ میں بغیر کسی حذف کے جیسے ولکم فی القصاص حیاۃ ۔ تو اسکے کثیر معانی ہیں اور لفظ بہت کم ہے کیونکہ اس سے مراد یہ ہے کہ جب انسان جان لے گا کہ جب جید یہ کسی کو قتل کرے گا تو یہ بھی قتل کیا جائے گا تو اس سے یہ قتل سے باز آجائے گا جب باز آجائے گا بہت ساری زندگی بچ جائیں گی اور اسکی خود کی بھی۔ اور اس سے عمر لمبی ہوگی اور نسل کی زیادتی ہو وغیرہ وغیرہ تو یہ حاصل ہے حیاۃ کیلئے

سوال :- ایجاز حذف کی کتنے مقام ہیں کچھ کی مثال تحریر فرمائیں ؟

جواب :- ایجاز حذف کے 8 مقام ہیں اور وہ درج ذیل ہیں

(1) حرفاً جیسے ولم اک بغیا اسکی اصل لم اکن

(2) اسماً مضافاً جیسے وجاھدوا فی اللہ حق جھادہ یعنی فی سبیل اللہ

(3) اسماً اضافاً الیہ جیسے وواعدنا موسٰی ثلاثین لیلۃ واتممناھا بعشر - یعنی لعشر لیالی

(4) اسماً موصوفاً (5) اسماً صفۃً (6) شرطاً (7) جواب شرط

(8) مسنداً ۔

نوٹ :- دواعی الایجاز کا دوسرا نام ہے اسباب الایجاز ۔

سوال :- اسباب الایجاز کتنے ہیں ؟

جواب :- اسباب الایجاز 5 ہیں وہ درج ذیل ہیں

(1) مجرد الاختصار والاحتراز عن العبث لظھورہ

(2) التنبیہ علی ان زمان یتقاصر عن الاتیان بالمحذوف وان الاشتغال بذکرہ یفضی الی تفویت المھم وھذہ ھی فائدۃ باب التحذیر والاغراء

(3) التفخیم والاعظام لمافیہ من الابھام

(4) التخفیف لکثرۃ دورانہ فی الکلام کما فی حذف حرف الندا ء

(5) رعایۃ الفاصلۃ

سوال :- اطناب کی تعریف بیان فرمائیں؟

جواب :- اطناب :- وہ لفظ کا معانی پر زیادتی کرنا ہے یا معانی کا ادا کرنا ہے زائد عبارت سے اوسط البلغاء کے متعارف سے - کیونکہ قرآن مجید حشو و زوائد سے پاک ہے تو کہیں گے کہ تقویت اور توکید کے فائدے کے لیے

سوال - اطناب کے دواعی کتنے ہیں؟

جواب :- اطناب کے دواعی کثیر ہیں ان میں سے یہ معنی کا ثابت کرنا - مراد کو واضح کرنا - توکید - ابہام کو دفع کرنا - اشارۃ ~~البلاغۃ~~ المحبۃ وغیر ذالک

سوال :- اطناب کی کتنی قسمیں ہیں - کچھ کی مثال بھی ذکر فرمائیں؟

جواب :- اطناب کی کثیر اقسام ہیں جن میں سے کچھ یہ ہیں -

(1) خاص کو عام کے بعد ذکر کرنا جیسے حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطی

(2) عام کو خاص کے بعد ذکر کرنا جیسے رب اغفرلی ولوالدی ولمن دخل بیتی مومنا وللمومنین والمومنات

(3) ابہام کے بعد وضاحت کرنا - دو مرتبہ ذکر کے ذریعہ سامع کے ذہن میں معنی کو ثابت کرنے کے لیے ایک مرتبہ ابہام و اجمال اور ایک مرتبہ تفصیل و وضاحت کے طور پر کو لوٹا جاتا ہے تشریف کے طور پر

(4) استیعاب کا قصد کرنا جیسے قرأت الکتاب بابا بابا و فھمتہ کلمۃ کلمۃ

(5) عفو میں ترغیب کی زیادتی کے لیے ذکر کرنا - جیسے ان من ازواجکم و اولادکم عدوا لکم فاحذروھم وان تعفوا و تصفحوا و تغفروا فان اللہ غفور الرحیم

(6) نصیحت کی قبولیت میں ترغیب کے لیے ذکر کرنا

سوال :۔

سوال :۔ تشبیہ کے ادوات کتنے اور کون کون ہیں ؟

جواب :۔ تشبیہ کے ادوات 3 ہیں (1) حروف (2) اسماء (3) افعال

(1) حروف جیسے کاف ، "ک" ، کرماد نحو قولہ تعالیٰ ۔ مثل الذین کفروا بربھم اعمالھم کرماد اشتدت بہ الریح

حروف جیسے کانّ ۔ جیسے کانہ رؤوس الشیاطین

(2) اسماء جیسے مثل و شبیہ یہ دونوں مماثلت و مشابہت سے مشتق ہوئے ہیں طیبی نے کہا ۔ لفظ مثل صرف حالات کے لیے استعمال ہوگا یا صفت کے لیے جیسے مثل ما ینفقون فی ھذہ الحیاۃ الدنیا کمثل ریح فیھا صرٌّ

سوال :۔ استعارہ کی تعریف بیان کریں ؟

جواب :۔ استعارہ وہ لفظ ہے جسکو استعمال کیا گیا ہو جسمیں تشبیہ ہو اصلی معانی کے ذریعہ ۔ بعض نے کہا ہے کہ استعارہ کی حقیقت یہ ہے کہ کلمہ کا استعارہ کیا جائے معروف شئی سے غیر معروف شئی کی طرف

سوال :۔ اسکی حکمت شمار کریں کتاب کی روشنی میں ؟ کچھ کی مثال بھی تحریر فرمائیں ؟

جواب :۔ اسکی حکمت :۔ خفی کو ظاہر کرنا ۔ اس ظاہر کی وضاحت کرنا جو جلی نہ ہو ۔ مبالغہ کا حصول ہے یا مجموعہ کا

اظہار خفی کی مثال :۔ نحو قولہ تعالیٰ ۔ وانہ فی ام الکتاب ۔ فان حقیقۃ کیونکہ وہ اصل کتاب میں ہے

تو یہاں لفظ ام کو اصل کے لیے استعارہ کیا گیا کیونکہ اولاد ماں سے ہی پیدا ہوتی ہے
جیسا کہ فروع اصل سے پیدا ہوتا ہے
اسکی حکمت یہ ہے کہ اس مثال سے جو مرتبہ نہیں ہے تو وہ مرتبہ ہو جائے
تو سامع منتقل ہو گا حد سماع سے حد العیان کی طرف اور یہ بیان میں زیادہ بلیغ ہے

مبالغہ کی مثال :- نحو قولہ تعالیٰ - وفجرنا الارض عیونا - وحقیقتہ
وفجرنا عیون الارض . اگر بعد والی عبارت سے تعبیر کیا جاتا تو اسمیں
وہ مبالغہ نہیں پایا جاتا جو آیت میں مبالغہ موجود ہے کیونکہ زمین سب کے
سب چشمہ ہے -

قاعدہ فی کنایتہ و تعریضہ

سوال :- کنایہ اور تعریض کس کے انواع میں سے ہیں ؟
جواب :- یہ دونوں بلاغت اور اسلوب فصاحت کے انواع میں سے ہیں

سوال :- کیا کنایہ صریح سے بلیغ ہوتا ہے نیز اہل بیان نے کنایہ کی کیا تعریف بیان کی ہے ؟
جواب :- جی ہاں کنایہ صریح سے بلیغ ہوتا ہے :- اہل بیان نے کنایہ کی یوں تعریف بیان کی ہے
کہ لفظ سے اسکا لازمی معنیٰ مراد لیا جائے -

سوال :- کنایہ کے کتنے اسلوب ہیں سب کو لکھیں ؟ نیز چند کے مثال بھی تحریر فرمائیں ؟
جواب :- کنایہ کے 4 اسلوب ہیں وہ درج ذیل ہیں :-

(1) التنبیہ علی عظم القدرۃ - نحو - ھو الذی خلقکم من نفس واحدۃ
(2) اَن یکون التصریح مما استقبح ذکرہ - نحو - اللہ کا کنایہ کرنا جماع کا بالملامسہ
مباشرۃ سے - افضاء سے - رفث سے - دخول سے اور سر سے
جیسے ولکن لا تواعدوھن سرًّا

③ قصد البلاغة والمبالغة - نحو - او من يُنشّأ في الحلية وهو في الخصام غير مبين
④ التنبيه على مصيره نحو - تبت يدا ابي لهب

سوال :- کنایہ و تعریض کی تعریف بیان کریں؟ نیز ان کے مابین فرق کو واضح کریں؟

جواب :- الفرق بينهما دقيق :-

حافظ سیوطی نے کہا :- اور لوگوں کے لیے کنایہ اور تعریض کے درمیان فرق میں متقارب عبارات ہیں - امام زمخشری نے کہا :- کنایہ - شئی کو ذکر کرنا اس لفظ کے بغیر جس کے لیے اسکو وضع کیا گیا - تعریض - شئی کو ذکر کرنا اس طرح سے کہ وہ غیر مذکور شئی پر دلالت کرے

سکاکی نے کہا :- تعریض :- جس کی وجہ سے موصوف کو لایا گیا ہو نہ کہ مذکور کو اور اسمیں سے ہے ایک کو خطاب کیا جائے اور اسکے غیر کو مراد لیا جائے جیسے اللہ کا قول - ورفع بعضهم درجات اى محمداً اعلاءً لقدره اى انه علم الذى لا يشتبه و منه قوله تعالى - وما لى لا اعبد الذى فطرنى اى وما لكم لا تعبدون بدليل قوله تعالى - واليه ترجعون.....

[الخبر و الانشاء فى القرآن]

سوال :- خبر اور انشاء کی تعریف کریں؟ نیز خبر کا مقصد بیان کریں؟ نیز خبر کتنے معنی کے استعمال ہوا؟

جواب :- خبر وہ ہے جو صدق و کذب کو شامل ہو

انشاء وہ ہے جو اسکے برخلاف ہو -

خبر کا مقصد ہے مخاطب کو فائدہ پہنچانا ① - اور تحقیق یہ وارد ہوتا ہے امر کے معنی میں جیسے والوالدات يرضعن - اس جگہ سے امر مراد ہے یعنی ارضعن

② اور کبھی نفی کے معنی میں جیسے لا يمسه الا المطهرون - گویا کہ اللہ نے کہا ہے غیر مطہر سے لا تمسوه

③ اور کبھی دعا کے معنی میں جیسے ایاك نستعين اى اعنّا

سوال :- انشاء کے کتنے انواع ہیں تحریر کریں؟

جواب :- انشاء کے پانچ انواع ہیں

(1) امر (2) نہی (3) استفہام (4) تمنی (5) نداء

سوال :- استفہام کی تعریف کرتے ہوئے اسکی تمام اقسام کو بیان کریں؟

جواب :- استفہام فہم کو طلب کرتا ہے اور وہ جنس لینے کے معنی میں ہوتا ہے اسکے کثیر ادوات ہیں۔ انہیں سے همزه۔ هل۔ ما ہے

استفہام متعدد معانی کے لیے آتا ہے:-

(1) انکار کے لیے :- اسکو استفہام انکاری کہا جاتا ہے اور اسمیں نفی کا معنی ہوتا ہے اور اسکے بعد منفی ہوتا ہے ولن لک تصحبہ (الا) جیسے اللہ کا قول فهل يهلك الا القوم الفاسقون

(2) وضاحت کے لیے :- اسکو تقریع سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے جیسے افعصیت امری

(3) تقریر کے لیے :- اور یہ مخاطب کو اقرار اور اعتراف پر محمول کرنے کے لیے ہوتا ہے اس معاملے کے ذریعہ جو اسکے پاس ثابت ہے جیسے الم نشرح لک صدرک

(4) ترغیب کے لیے :- جیسے من ذالذی یقرض اللہ قرضا حسنا

(5) دعا کے لیے :- وہ نہی کی طرح ہے مگر ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف جیسے اتهلكنا بما فعل السفهاء

سوال :- امر کسے کہتے ہیں؟ اور اسکے صیغے بیان کریں؟

جواب :- امر وہ غیر ترک فعل کو طلب کرتا ہے۔ اسکے صیغے افعل اور لیفعل ہے اور وہ حقیقت ہے ایجاب میں جیسے اقیموا الصلوۃ

مجاز کے طور پر دوسرے معانی کے لیے بھی آتا ہے:-

(1) ندب کے لیے جیسے واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا

(2) اباحت کے لیے جیسے فکاتبوھم

(3) دعا کے لیے سافل سے عالی کے لیے۔ جیسے رب اغفرلی

(4) تهدید کے لیے جیسے اعملوا ما شئتم

(5) تعجیز کے لیے جیسے فاتوا بسورۃ من مثلہ
(6) تکذیب کے لیے

سوال:- نہی کی تعریف کریں نیز اسکے ادوات بھی شمار فرمائیں؟
جواب:- نہی وہ فعل سے ترک کو طلب کرنا ہے - اسکے ادوات:-
لاتفعل ہے - اور یہ حقیقت ہے تحریم میں

:. نہی مجاز کے طور پر چند معانی کے لیے آتا ہے:-

(1) دعا جیسے ربنا لاتزغ قلوبنا (2) ارشاد جیسے لاتسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم (3) تسویہ جیسے فاصبروا او لا تصبروا

سوال: تمنی کی تعریف کریں نیز اسکے ادوات شمار کرائیں؟
جواب:- تمنی وہ اس شئ محبوب کو طلب کرنا ہے جسکی امید نہ کی جاتی ہو اور نہ اسکا حصول متوقع ہو
(1) یا تو وہ مستحیل کے طور پر ہوگا
(2) یا تو وہ ممکن غیر مطموع فی نیلہ کے معنی میں ہو -
(3) یا تو اس محبوب امر کے معنی میں ہو جسکے حصول کی امید کی جاتی ہو
اسکا نام رکھا جاتا ہے طلب ترجیا اور اسمیں تعبیر کیا جاتا ہے عسیٰ اور لعلّ سے

تمنی کے ادوات:- ھل - لو - لعلّ

نام:- ابوالقاسم محمد ہاشم رضا عزیزی
درجہ:- خامسہ
جامعہ:- جامعۃ المدینہ فیضان مفتی اعظم ھند شاہجہانپور یوپی